یارسول اللہ ﷺ
کہنے کا جواز

علامہ سراج احمد سعیدی رضوی



ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی پاکستان

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے کا جواز

علمائے دیوبند اور وہابیہ کے مستند امام مولوی ابن قیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ آیت لا تجعلوا دعآء الرسول (نور:۶۳) کے تحت لکھتے ہیں:۔

امر سبحانہ ان لا یدعی رسولہ بما یدعوا الناس بعضھم بعضا بل یقال یا رسول اللّٰہ و لا یقال یا محمد [1]

کہ اللہ پاک نے حضور کے غلاموں کو حکم دیا ہے کہ وہ آپس میں جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہیں ایسے نہ پکاریں بلکہ آپ کو یارسول اللہ سے پکاریں اور بتقاضائے ادب یا محمد بھی نہ پکارا جائے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(۲) مولوی ابن قیم صاحب کا ایک اور ذکر کیا ہوا واقعہ ہدیہ نظر ہے جس کو اہل سنت کے امام برحق حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے:۔

حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کے ولی حضرت شبلی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابوبکر مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گئے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے واجب التعظیم عالم دین تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر تعظیماً [2] اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت شبلی کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ عزت واحترام سے پیش آئے۔ مجلس میں بہت سے علمائے کرام موجود تھے حضرت مجاہد کو وہ کہنے لگے، آپ نے کمال کردیا۔ ایک طرف تو آپ بھی اور بغداد کے شہری بھی شبلی کو دیوانہ کہتے ہیں اور دوسری طرف آپ اس کی اتنی تعظیم وتکریم کر رہے ہو۔ حضرت مجاہد نے فرمایا کہ احترام شبلی کیلئے نہیں بلکہ میں نے اپنے آقا ومولا جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع سنت کی ہے۔ آج رات میں نے خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شبلی کو آتے دیکھا تو حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر اُٹھے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور نہایت شفقت سے اپنے پاس بٹھایا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ شبلی پر اتنی شفقت فرما رہے ہیں۔ وہ اس انعام واکرام کا کس طرح مستحق ہے۔ آپ نے فرمایا، شبلی ہر نماز کے بعد آیت لقد جآءکم رسول من انفسکم (توبہ:۱۲۸) آخر تک پڑھنے کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ لہٰذا مجھے پیارا لگتا ہے وہ درود یہ ہے: صلی اللّٰہ علیک یا محمد صلی اللّٰہ علیک یا محمد صلی اللّٰہ علیک یا محمد [3] (جذب القلوب، ص۱۸۴۔ تبلیغی نصاب، ص۷۸۹)

---

[1] جلاء الافہام، صفحہ ۸۸، عربی [2] وہابی مسلک میں کسی کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا بھی شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۸۳)

[3] جلاء الافہام عربی، ص۲۵۸۔ مزاج البحرین شیخ محقق، ص۸۵، ۸۶

نوٹ......ابن قیم کی اس روایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں:۔

☆ مافوق اپنے ماتحت کی عزت افزائی کیلئے قیامِ تعظیمی کرے تو جائز ہے۔

☆ محبت سے پیشانی کا چومنا جائز ہے اور اسی طرح دست و پا بھی۔

☆ اولیاء اللہ بارگاہِ نبوی میں آتے جاتے ہیں۔ وہ بھی اور سرکار بھی ایک دوسرے کو جانتے پہچانتے ہیں۔

☆ غلام، اُمتی، مسلمان جو کام کریں، جہاں کریں، جب کریں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب جانتے ہیں۔

☆ نماز کے بعد مخصوص آیتیں اور 'یا' ندائیہ کے ساتھ درود شریف پڑھنا جائز اور باعثِ اجابت ونجابت ہے۔

(۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو علمائے اہل سنت و (بریلوی) کے علاوہ دیوبندیوں وہابیوں کے بااعتبار اور قابلِ رشک عالمِ دین اور امام ہیں۔ وہ 'یا' [1] والے درود شریف سے بارگاہ بےکس پناہ میں یوں ندا کرتے ہیں:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ

پندرہ ندائیں ان کے علاوہ موجود ہیں یہ کل سترہ ندائیں بنتی ہیں [1] جو اوراد فتحیہ میں موجود ہیں۔ ایک بار پڑھنے سے سترہ دفعہ یارسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا پڑتا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے زندگی میں کتنی بار اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا ہوگا۔

عقل ہوتی تو نہ ان سے لڑائی لیتے　　یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا
توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ　　زروئے لطف سوئے من نظر کن

(مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اوراد فتحیہ یعنی 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ' کہنے کی مقبولیت کے بارے میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں، پھر فرض صبح کے پڑھے جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اخیر تک) پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضور کے ساتھ اپنے اوپر لازم کرے (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر جان کر) اس کی برکت اور صفائی کا مشاہدہ کرے گا اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت کا حصہ پائے گا۔ [3] (واللہ ولی التوفیق)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نزدیک 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' پڑھنے والے ولی ہیں اور ولیوں کی ولایت سے حصہ پانے والے مگر تعجب ہے ان کے مریدوں وہابیوں، دیوبندیوں پر کہ یہ ان پر شرک کی چھاپ لگائیں۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم)

---

[1] اوراد فتحیہ یعنی انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، ص ۱۸۱، ۱۸۲　[2] ایضاً　[3] انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، صفحہ ۱۴۲

(٤) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مذکور بارگاہِ نبوت میں دست گدائی پھیلا یوں فریاد کرتے ہیں:۔

وصلی علیك اللّٰہ یا خیر خلقه ...... ویا خیر مامول ویا خیر واهب

یعنی اے رحمت فرستد برتو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا اے بہترین کسے کہ امید او داشتہ شود و اے بہترین عطا کنندہ

اے بہترین خلق خدا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت بھیجے اور اے بہترین امید کئے ہوئے اور اے بہترین عطا فرمانے والے۔

یا خیر من یرجی لکشف رزیة ...... ومن جوده قد فاق جود السحائب

یعنی اے بہترین کسے کہ امید او داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتے اے بہترین کسے کہ سخاوت اور زیادہ است از باراں ہا رہا [۱]

اور اے وہ بہترین کہ جس سے ازالۂ مصیبت کیلئے امید کی جائے اور اے بہترین ان کے کہ جن کی سخاوت بارش سے زیادہ ہے۔

(٥) شاہ ولی اللہ کے فرزند ارجمند علمائے دیوبند اور وہابیہ کے مسلم امام شاہ عبد العزیز محدث دہلوی بارگاہِ مصطفوی میں اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے یوں منادی ہوتے ہیں:۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ـــ من وجهك المنیر لقد نور القمر

لا یمكن الثناء كما كان حقه ـــ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے حسن و جمال والے اور اے بشروں کے سردار۔ آپ کے چہرۂ نور بخش سے چاند روشن کیا گیا

کما حقہ آپ کی تعریف کرنا ممکن نہیں۔ مختصر قصہ یہ کہ خدا کے بعد آپ ہی بزرگ ہیں۔

ایک روز حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ عمر شباب میں مجھ کو ساٹھ ستر ہزار اشعار عربی، فارسی اور ہندی کے یاد تھے۔ اب بھی گیارہ ہزار یاد ہوں گے۔ پھر آپ نے سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں تصنیف کردہ (مذکورہ بالا) رباعی پڑھی۔ [۲]

---

[۱] قصیدہ اطیب النغم بمع شرح از شاہ ولی اللہ، صفحہ ۲۲۔ مقام رسول، جلد ۱ صفحہ ۴۶۰، ۴۶۱

[۲] کمالات عزیزی، صفحہ ۳۴۔ بستان المحدثین، صفحہ ۳۵۲۔ اسوہ رسول اکرم، صفحہ ۲ عبد الحئی دیوبندی

(٦) علمائے دیوبند کے مرکزی پیرروشن ضمیر حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدوں کو حکم فرماتے ہیں:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ......الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ......الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

(میراہر مرید) تین بار عروج ونزول کے طریقہ پر پڑھے۔ [1]

(۷) حاجی صاحب اپنے سلوک کے مریدوں کو یوں حکم فرماتے ہیں کہ میرا مرید آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے (صورت مثالیہ کا معنی حاضر وناظر اور سامع ہوتا ہے)۔تصورِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داہنی طرف 'یا احمدؐ' اور بائیں طرف 'یا محمدؐ' اور دل میں 'یارسول اللہؐ' ایک ہزار بار پڑھے۔اِن شاءَ اللہ بیداری یا خواب میں (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی زیارت ہوگی۔ [2]

(۸) حضرت حاجی صاحب مہاجر مکی اپنے مریدین باصفا و باوفا کو زیارتِ سرکار کیلئے یوں حکم دیتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے (یعنی ان کو حاضر وناظر جانے)۔

'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہؐ' کی داہنے اور 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہؐ' کی بائیں اور 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہؐ' کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے۔اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر

اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ

اللھم صل علی محمد کما ھو اھلہ

اللھم صل علی محمد کما تحب وترضاہ

اور سوتے وقت اِکیس بار سورۂ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور دورد شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہؐ' پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے۔یہ عمل شبِ جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے۔اِن شاءَ اللہ مقصد حاصل ہوگا۔ [3]

بقول حاجی صاحب 'یا رسول اللہؐ' کہنے والے کو زیارتِ رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی' جاگتے ہوئے یا خواب میں۔ تو معلوم ہوا کہ یارسول اللہ کہنے والے آقا کی بارگاہ میں مقبول ومحبوب ہیں اور ان کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار ضرور ہوگا۔

---

[1] کلیات امدادیہ بیان مراتب ذکر،صفحہ ۸ [2] کلیات امدادیہ،صفحہ ۳۵،۳۶ [3] کلیات امدادیہ،صفحہ ۵۰،۵۱

(۹) دیوبندیوں کے پیر حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ کوئی شخص 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' کہے کچھ مضائقہ (حرج، پابندی) نہیں۔ [1]

(۱۰) پیشوائے علمائے دیوبند حضرت حاجی صاحب کی نعتیہ غزل کا ردیف 'یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' سے شروع ہوتا ہے:۔

کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسول   میں ہوں تمہارا تم میرے مختار یا رسول
ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں   اوراس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول [2]

حضرت حاجی صاحب نے اس غزل میں کلمہ 'یارسول' کو چودہ بار ردیف بنا کر اپنے ایمان وعقیدت اور سرکار سے والہانہ محبت کا اظہار فرمایا ہے۔

(۱۱) حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں یوں فریادی ہوتے ہیں:۔

ذرہ چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یارسول اللہ   مجھے دیدار اپنا ٹک دکھاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کردیا آپ کے ہاتھوں   بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ [3]

اس نعتیہ غزل میں دیوبندیوں کے پیرومرشد نے چوبیس بار حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا ہے اور ندا کی ہے۔ دیوبندیوں کے مولویو! لگاؤ فتویٰ حاجی صاحب اپنے پیرومرشد پر، ورنہ پھر ایمان لاؤ 'یارسول اللہ' پر اور کہو یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

(۱۲) حاجی صاحب موصوف کی فریادی 'مناجات' بہ بارگاہ سیّد السادات علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاحظہ فرمائیں:۔

اے رسول کبریا فریاد ہے   یا محمد ﷺ فریاد ہے
آپ کی اُلفت میں میرا یا نبی   حال یہ ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل   اے مرے مشکل کشا فریاد ہے
چہرہ تاباں کو دکھلادو مجھے   تم ملو اے نورِ خدا فریاد ہے
گردن و پا سے مرے زنجیر و طوق   یا نبی کیجئے جدا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے   یا شہ دو سرا فریاد ہے
یا نبی امداد کو در پر لو بلا   اس لئے صبح و مسا فریاد ہے [4]

اس مناجات میں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آٹھ بار بطورِ فریاد اور آپ کے فریادرس، حاجت روا، مشکل کشا، دافع البلاء جان کر ندا کی گئی اور آپ کو پکارا گیا۔ عقل کے اندھو! دین کے دشمنو! لگاؤ فتویٰ کفر وشرک' حاجی صاحب پر بھی۔ (العیاذ باللہ)

---

[1] کلیات امدادیہ، صفحہ ۷۶ [2] کلیات امدادیہ گلزار معرفت، صفحہ ۱۸۰ [3] کلیات امدادیہ، صفحہ ۱۸۰ [4] کلیات امدادیہ، صفحہ ۲۲۳

(۱۳) حاجی امداداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہجر وفراق میں مہجور ہوکر 'مناجات' دیگر میں یوں عرض کرتے ہیں:۔

آپ کی فرقت نے مارا یا نبی ﷺ　　دل ہوا غم سے دو پارا یا نبی ﷺ

طالب دیدار ہوں، دکھلا دیجئے　　روئے نورانی خدارا یا نبی ﷺ [۱]

اس مناجات میں بھی حضرت حاجی صاحب نے نو بار دافع البلاء، امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کو پکارا ہے۔ اگر بالفرض بقول وہابیہ، دیوبندیہ یہ ندا و پکار سوائے خداوند کے کسی کو شرک ہے یا قرآن و حدیث اور شرع کے خلاف تو علمائے دیوبند کے پیر مرشد، معلم، مدرس اور استادکل مولانا حاجی امداداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرکارِ ابد قرار، محبوبِ کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیوں 'یا' سے پکارا؟ اس کو شرک وخلاف شرع کیوں نہ سمجھا؟ سچ فرمایا شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ؎

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود چوں بیاید ہنوز خر باشد

(۱۴) علمائے دیوبند کے پیر حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے جب دیوبندیوں کو 'یارسول اللہ' کے مسئلے پر اُلجھتے دیکھا تو یہ فتویٰ صادر فرما کر حق کا ساتھ دیا...... 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ' بصیغہ خطاب (حاضر) میں بعض (دیوبندی وہابی) لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی (وسعت علم واتصال روحانی) پرمبنی ہے له الخلق والامر۔ عالم مقید بجہت وطرف قرب و بعد وغیرہ نہیں۔ پس اس (ندائے بصیغہ خطاب) کے جواز میں شک نہیں [۲] یعنی بلاشک وشبہ 'یارسول اللہ' کہنا جائز ہے۔

(۱۵) حاجی صاحب کے مرید اور دیوبند کے حکیم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی عبارتِ مذکورہ کی تشریح میں لکھتے ہیں...... یعنی جس کو اتصال معنوی مع الکشف نصیب ہو (یعنی جو حضور کو حاضر و ناظر و سامع سمجھے تو) وہ اس قرب کے مکشوف ہونے پر 'بلاواسطہ' خطاب کرسکتا ہے ورنہ (حاضر وناظر جاننے والا) یوں سمجھ لے کہ ملائکہ پہنچاویں گے۔ [۳]

بہرکیف 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ' پڑھنا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے نزدیک بھی جائز ہوگیا۔ ۱۲ منہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

---

[۱] کلیات امدادیہ، صفحہ ۲۲۴　[۲] شمائمہ امدادیہ، صفحہ ۵۲۔ کلیات امدادیہ، صفحہ ۷۶۔ امدادالمشتاق، صفحہ ۵۹ مولوی اشرف علی تھانوی

[۳] امدادالمشتاق، صفحہ ۵۹

(١٦) صدسالہ قوم دیوبند کے بانیوں، مولویوں اور پیروں کے پیر روشن ضمیر۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ندائے غیر اللہ کے بارے میں فتویٰ صادر فرمانے میں فیصلہ سناتے ہیں۔

اس میں تحقیق یہ ہے کہ ندا سے مقاصد و اغراض مختلف ہوتے ہیں۔ کبھی محض اظہارِ شوق کبھی تحر کبھی منادی کو سنانا، کبھی اس کو پیغام پہنچانا، سو مخلوق غائب کو پکارنا، اگر محض واسطے تذکرہ اور شوق وصال اور حسرت فراق کے ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کا نام لیا کرتے ہیں اور اپنے دل کو تسلی دیا کرتے ہیں اس میں تو کوئی گناہ نہیں۔ مجنوں کا قصہ مثنوی میں مذکور ہے۔ ۔

دید مجنوں را یکے صحرا نورد — در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود انگشتاں قلم — مے نمودے بہر کس نامہ رقم
گفت اے مجنوں شیدا چیست ایں — مے نویسی نامہ بہر کیف ایں
گفت مشق نام لیلیٰ میکنم — خاطر خود را تسلی مے دہم

ایسی ندا صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے بکثرت روایات میں منقول ہے۔ کما لا تخفی علی المتبحر المتسع النظر اور اگر مخاطب کا اسماع و سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی کا مشاہدہ کر رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو خبر پہنچ جاوے گی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو۔ تب بھی جائز ہے (دلیل) مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچانا۔ احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے اگر کوئی 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' کہے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر نہ مشہود ہو نہ پیغام پہنچانے کا کوئی ذریعہ دلیل سے موجود ہو۔ وہ ندا ممنوع ہے۔ مثلاً کسی ولی کو دور سے ندا کرنا اس طرح کہ اس کو سنانا منظور ہے اور وہ رو برو نہیں نہ ابھی تک اس شخص کو یہ امر ثابت ہوا کہ ان کو کسی ذریعہ سے خبر پہنچے گی یا ذریعہ متعین کیا۔ مگر اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں۔ یہ اعتقاد افترا علی اللہ اور دعویٰ علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک کے ہے۔ مگر بے دھڑک اس کو شرک و کفر کہہ دینا جرأت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر اس بزرگ کو خبر پہنچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں مگر چونکہ امکان کو وقوع لازم نہیں اس لئے ایسی ندائے لایعنی کی اجازت نہیں ہے۔

البتہ جو ندا نص میں وارد ہے مثلاً یا عباد اللہ اعینونی [1] وہ باتفاق جائز ہے اور یہ تفصیلی حق عوام میں ہے اور جو اہل خصوصیت ہیں ان کا حال جدا ہے اور حکم بھی جدا۔ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے۔ جو خاص میں سے ہوگا خود سمجھ لے گا۔ بیان کی حاجت نہیں۔ یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ [2] یا شیخ عبد القادر شیأ للہ کا (یعنی یہ بھی جائز ہے) لیکن اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو 'منجز الی الشرک' (تو شرک کی طرف تجاوز) ہے ہاں اگر وسیلہ و ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے کچھ حرج (شرک) نہیں۔ یہ تحقیق اس مسئلے میں۔ اب بعض علماء (دیوبندی مرید) اس خیال سے کہ عوام فرق مراتب نہیں کرتے۔ اس ندا سے منع کرتے ہیں۔ ان (مولویوں) کی نیت بھی اچھی ہے۔ انما الاعمال بالنیات مگر مصلحت یوں ہے کہ اگر ندا کرنے والا (مسلمان) سمجھدار ہو تو اس پر حسن ظن کیا جاوے (اور نہ روکا جاوے) اور محل عامی جاہل ہو تو اس سے دریافت کیا جاوے اور کسی وجہ سے اصل عمل سے منع کرنا مصلحت ہو تو بالکل روک دیا جائے۔ لیکن ہر موقعہ پر اصل عمل (یا شیخ عبدالقادر شیأ للہ) سے منع کرنا مفید نہیں ہوتا۔ ایک بات کہ وہ بھی بہت جگہ کار آمد ہے یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عمل فاسد میں مبتلا ہو اور قرائن قویہ سے یقین ہو کہ یہ شخص اصل عمل کو ترک نہ کرے گا تو اس موقع پر نہ اصل عمل کے ترک کرنے پر اس کو مجبور کرے کہ بجز فساد و عناد کوئی ثمرہ نہیں۔ نہ اس کو بالکل مہمل و مطلق العنان چھوڑ دے کہ شفقت و اُخوت اسلامی کے خلاف ہے بلکہ اصل عمل (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ) کی اجازت دے کر اس میں جو خرابی ہو اس کی اصلاح کر دے کہ اس میں اُمید قبول اغلب ہے۔

---

[1] الکلم الطیب، صفحہ ۵۸ لابن تیمیہ، تاج کمپنی۔ حصن حصین، صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵ الامام محمد الجزری۔ ہدیۃ المہدی، صفحہ ۲۴

[2] کلیات امدادیہ (فیصلہ ہفت مسئلہ) صفحہ ۷۶، ۷۷

(۱۷) آج سے تقریباً سو سال پہلے مسلک دیوبند اور مدرسہ دیوبند کی بنیاد رکھنے والے صد سالہ دیوبندی مذہب کے بانی قاسم العلوم [۱] والخیرات مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی 'دیوبند' میں بیٹھ کر 'سرکار' کی بارگاہ میں فریاد ندا مع الحاضر والناظر کرتے ہیں:۔

جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے — کرتے ہیں امتی ہونے کا 'یا نبیؐ' اقرار
کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام — کرے گا 'یا نبی اللہؐ' کیا میرے پہ پکار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار [۲]

(۱۸) دیوبندیوں کے بانیٔ اسلام [۳] اور امام اعظم مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں، اگر اس کلمہ 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہؐ' کو درود شریف کے ضمن میں کہے اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو دُرست ہے۔ [۴]

---

[۱] حکایات، ارواح ثلاثہ، صفحہ ۲۴۸۔ امداد المشتاق، صفحہ ۲۷۔ عقائد دیوبند، صفحہ ۲۷ تحذیر

[۲] قصائد قاسمی، صفحہ ۶-۸

[۳] مرثیہ محمود الحسن، صفحہ ۴

[۴] فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۳۳۴۔ مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی

لطیفہ.....حضور پُر نور، نور گر ونور بخش ونور افروز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور نہ ماننے والے مولوی اشرف علی تھانوی کے مرید مولوی نور محمد صاحب اصح المطابع کراچی نے امام جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مقبول محبوب ومستند کتاب 'دلائل الخیرات' [1] پر حاشیہ لکھا ہے اور اپنے مطبع میں چھاپی ہے۔ دلائل الخیرات شریف کے حزب سادس (ص۱۸۹) میں لکھا ہے:۔

اللھم انی اسئلك واتوجه الیك بحبیبك المصطفیٰ عندك یا حبیبنا یا سیدنا محمّد انا نتوسل بك الیٰ ربك فاشفع لنا عند المولی العظیم یا نعم الرسول الطاھر

خداوند میں مانگتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے حبیب کے جو برگزیدہ ہیں تیرے نزدیک اے حبیب ہمارے اے سردار ہمارے اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم وسیلہ کرتے ہیں آپ کو آپ کے پروردگار کی طرف سوشفاعت کیجئے ہمارے مولیٰ بزرگ کے پاس۔ اے بہت ہی اچھے رسول پاک۔ (ترجمہ دلائل الخیرات، صفحہ۱۸۹)

حاشیہ ملاحظہ فرمایئے۔ یا سیدنا محمد اور یا نعم الرسول (حاشیہ نگار یا حبیبنا بھول گئے کیونکہ دروغ گورا حافظہ نباشد ۱۲ اسعیدی عفی عنہ)

پڑھتے وقت یہ تصور کرلے کہ میں روضۂ مطہرہ کے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کررہا ہوں۔ یہ ہرگز تصور نہ کرے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں کہ یہ عقیدہ مشرک کردیتا ہے۔ خدا کی پناہ اس سے نیکی برباد اور گناہ لازم ہوگا۔ ۱۲۔نور محمد [2]

لطف کی بات یہ ہے کہ مولوی نور محمد صاحب مرید وخلیفہ تھانوی صاحب اور تمام دیوبندی اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو 'حضور' لکھتے، پڑھتے اور بولتے ہیں۔ چنانچہ عبارتِ مذکورہ میں مولوی نور محمد صاحب نے دو بار لفظ 'حضور' لکھا ہے المنجد عربی، مصباح اللغات دیوبندی اور فیروز اللغات صفحہ ۵۸۸ اُردو میں لکھا ہے کہ 'حضور' (ع) مذکر (معانی) حاضری، موجودگی، حضرت قبلہ، خداوند وغیرہ گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضور بول کر یہ تسلیم کرلیا جاتا ہے کہ آپ کی موجودگی وحاضری برحق ہے اسی سے حاضر وناظر ہے جو موجود ہو وہ ناظر بھی ہوتا ہے۔ اہل اسلام کی معتبر کتاب مفردات امام راغب صفحہ ۲۷۵ میں ہے کہ الحضور مع المشاھدۃ اما بالبصر او بالبصیرۃ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضور مان کر حاضر کا انکار کمال جہالت اور انتہائی بے وقوفی ہے۔

---

[1] مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ اور ان کے مرشد حاجی صاحب دلائل شریف پڑھا کرتے تھے۔

[2] حاشیہ دلائل الخیرات مطبوعہ نور محمد خیر کثیر، صفحہ۱۸۹

تعجب یہ ہے کہ 'یا سیّدنا محمد' پڑھنے والا یہ تصور کرے کہ میں روضۂ مطہرہ کے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کررہا ہوں۔ جہاں بھی بیٹھا ہوا اپنے کو بارگاہِ رسالت میں حاضر جانے۔ ایک ادنیٰ عاصی بندہ تو حاضر وناظر ہوسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جو النبی اولی بالمومنین من انفسھم کہ نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہے۔[1] کو حاضر وناظر مان لیا جائے تو کیونکر شرک ہوگا۔ مولوی نور محمد صاحب دیوبندی جو کمال اُمتی کیلئے تسلیم کرتے ہیں، اگر اہل سنت وہی کمال حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے مانیں تو آخر کیوں مشرک ٹھہریں؟

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بعدد کل معلومات اللہ ۱۲۔ سعیدی غفرلہٗ

---

[1] یہ معنی مولوی قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند نے کئے ہیں۔ تحذیر الناس، صفحہ ۱۷۔ مطبوعہ راشد کمپنی دیوبند آبِ حیات، صفحہ ۵۸ از مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی

[2] نشر الطیب مذہب بحوالہ

(۱۹) اُمت دیوبند کے تجربہ کار حکیم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنے مجربہ نسخہ پر عمل کرتے ہوئے بارگاہِ نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں یوں فریادی ہوکر ندا کرتے ہیں:۔

یا شفیع العباد خذ بیدی	انت فی الاضطرار معتمدی
دست گیری کیجئے میرے نبی	کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
لیس لی ملجاء سواك اغث	مسنی الضر سیدی سندی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ	فوج کلفت مجھ پہ غالب ہوئی
غشنی الدھر یا بن عبد اللّٰہ	کن مغیثا فانت لی مددی
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف	اے میرے مولا خبر لیجئے میری
یا رسول الا لٰہ بابك لی	من غمام الغموم ملتحد[1]
میں ہوں بس اور آپ کا دربار رسول	ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

(۲۰) نیز تھانوی صاحب نے السلام علیك ایھا النبی و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ [2] کو تیرہ بار ذکر فرما کر السلام۔ علیك ۔ ایھا النبی یعنی یا نبی سلام علیك کے جواز کی شہادت پیش فرما کر مسلک حق اہل سنت کی تائید کی ہے۔شہنشاہ حکمت مولوی اشرف تھانوی صاحب گئے مر اور مریضان دیوبند کے معدے گئے بگڑ، علاج صحیح نہ ہوسکا۔ پرانا نسخہ جو ہر لحاظ سے مفید تھا راس نہ آیا۔ جب بھی مریضوں نے 'یا رسول اللہ' سنا تو فوراً بد ہضمی کا شکار ہوگئے۔ کفر کے گندے جراثیم کی ڈکاریں آنا شروع ہوگئیں، تو 'پنڈت نہرو' کراڑ و ہندو گاندھی پر سلام [3] پڑھنے لگے اور 'یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام' پڑھنے پر کفر و شرک کا فتویٰ لگا کر صد سالہ جشن دیوبند میں اندرا گاندھی اور اس کے بیٹے سنجے گاندھی کیلئے قیام تعظیمی [4] کر کے ان کی دعوتیں [5] کھا کر اپنی عقیدت و محبت اور مشل ہونے کا اظہار کیا۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم)

---

[1] نشر الطیب، صفحہ ۱۹۴ [2] نشر الطیب، صفحہ ۳۲۳، ۳۲۴ [3] دیوبندی مذہب بحوالہ
[4] روئیداد صد سالہ جشن دیوبند [5] امروز اخبار

(۲۱) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا یہ واقعہ منکرین 'یارسول اللہ' کے حرمان وخذلان کا باعث ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ کسی ولی کے انتقال کے بعدان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا گیا تو وہ یہ کہہ [۱] رہے تھے کہ محمد رسول اللّٰہ نبی امی خاتم النبیین ہیں۔آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔یہ پہلی کتاب میں ہے۔پھر کہا سچ فرمایا۔سچ فرمایا۔پھر کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ السلام علیك یا رسول اللّٰہ و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ اور پھر ویسے ہی مردہ ہوگئے جیسے کہ تھے۔ [۲]

﴿ محصلہ چند باتیں ﴾

☆ اولیاء اللہ کا بعد از وصال بولنے پر طاقت رکھنا۔

☆ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں بعد از وفات بھی یہی عقیدہ ضروری ہے۔

☆ وفات کے بعد بھی یارسول اللہ کہنے کا تصور رکھنا چاہئے۔

☆ ولیوں، مسلمانوں کی علامت یہی ہے کہ وہ 'یارسول اللہ' کہیں۔

(۲۲) تھانوی کے 'یا نبی اللّٰہ' بصیغہ خطاب کہنے کا واقعہ ہدیہ ناظرین ہے۔ڈھاکہ مشرقی بنگال میں ایک بزرگ نے جو حکیم الامت تھانوی صاحب کے شناسا نہ تھے،خواب میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہیں،اشرف علی صاحب کو میرا اسلام پہنچانا ان بزرگ نے عرض کی حضور (علیک الصلوٰۃ والسلام) میں اس (اشرف علی) سے واقف نہیں۔ارشاد ہوا،ظفر احمد کے ذریعے۔یہ بزرگ مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی جو حکیم الامت کے حقیقی بھانجے ہیں اور ڈھاکہ ہی میں مقیم تھے۔اس سے واقف تھے چنانچہ صبح کو ان بزرگ نے مولانا ظفر احمد صاحب سے واقعہ کا اظہار کیا اور مولانا موصوف نے اس کی اطلاع حکیم الامت کی خدمت میں کردی۔

جب حکیم الامت تک یہ مژدہ پہنچا تو آپ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور بے ساختہ زبان سے نکل گیا کہ و علیك السلام یا نبی اللّٰہ اور اس کے بعد فرمایا کہ آج تو دن بھر صرف درود شریف ہی پڑھوں گا اور باقی سب کام بند......سوانح نگار نام نہاد مولوی غلام محمد صاحب لکھتا ہے کہ 'اس سے حکیم الامت کی شان عالی اور عنداللہ آپ کی مقبولیت ومحبوبیت عیاں ہے'۔ [۳]

---

[۱] علمائے دیوبند اور وہابیہ کے امام مولوی ابن قیم الجوزی لکھتے ہیں کہ حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام حضرت زید بن خارجہ وہ ہیں کہ الذی تکلم بعد الموت وفات کے بعد بھی بول پڑے۔ (جلاء الافہام عربی،صفحہ ۱۱)

[۲] جمال الاولیاء،صفحہ ۳۹ [۳] حیاتِ اشرف،صفحہ ۱۰۱،۱۰۲۔مطبوعہ تھانوی کراچی

اس عبارت سے جو باتیں سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں:۔

☆ حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف نور نہیں بلکہ بمبالغہ انور ہیں۔

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خواب میں آ کر دیدار کرانے کی قدرت رکھتے ہیں۔

☆ حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام روضۂ اطہر میں رہتے ہوئے بنگالی بزرگ مولوی ظفر اور تھانوی صاحب کو جانتے ہیں۔ تو پھر تمام امتیوں اور ان کے احوال واعمال کو کیوں نہیں جانتے؟ حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

فتجلی لی کل شئ وعرفت وفی روایۃ علمت ما فی السمٰوات والارض کلاھما فی المشکوٰۃ و قال اللہ تعالیٰ فی علم نبیہ! ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ

☆ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام روضۂ مقدس میں زندہ موجود ہیں۔ بولنے وسلام دینے اور جب چاہیں جس کیلئے چاہیں جسے چاہیں آنے جانے کا اختیار رکھتے ہیں۔

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کے حکم وابتغوا الیہ وسیلۃ کی طرح واسطے اور وسیلے کا حکم فرماتے ہیں۔

☆ حکیم الامت صاحب پر یہ پیغام سن کر کیفیت طاری ہونا ایسا ہو سکنے کی صحت اور مسائل مذکورہ کی تائید کی بہترین دلیل ہے۔

☆ بصیغہ خطاب یعنی 'حاضر وناظر' 'یا' ندائیہ کے ساتھ سلام پڑھنا جائز ہے۔

☆ سب کام بند کر کے درود شریف پڑھنے کا جواز اور اس پر عمل۔

☆ سوانح نگار اس واقعہ کو مقبولیت ومحبوبیت عند اللہ سمجھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تو اس واقعہ میں کوئی ذکر ہی نہیں ہے یعنی وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کی مقبولیت ومحبوبیت کو عین بارگاہِ خدا کی مقبولیت ومحبوبیت سمجھتا ہے یعنی جو عند النبی ہے وہ عند اللہ اور جو عند النبی نہیں وہ عند اللہ بھی نہیں ہے۔

کیا خوب فرمایا امام اہلسنّت مجدد مائۃ رابع عشر، ماحی شرک وبدعت الشاہ احمد رضا علیہ الرحمۃ نے ؎

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اس سے کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو وہاں نہیں تو یہاں نہیں

غلام اللہ نہ بننے والے مولوی غلام محمد سوانح نگار مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مولوی مناظر کے مضمون سے لکھتے ہیں کہ

(۲۳،۲۴) بعض خاص نوعیت کے متعلق مشہور کر دیا گیا ہے کہ دیوبند کی طرف منسوب ہونے والے علماء کا ان مسائل میں یہ خیال ہے حتی کہ بے جانے بھی لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ دیوبندی اس کا یہ جواب دے گا مثلاً یہ سوال کہ 'یارسول اللہ' کے کہنے کا مسلمانوں میں عام رواج جو پایا جاتا ہے دیوبندی مولوی اس کو کبھی جائز نہیں کہہ سکتا مگر سنئے دیوبندیوں کے پیشوا تھانوی صاحب کا کیا خیال تھا فرمایا کہ شوقـــا اذا ما ذو نا فيـه (کمالاتِ اشرفیہ، صفحہ۵) یعنی پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے قلوب کا جو اشتیاقی تعلق ہے اس کا تعلق 'یارسول اللہ' سے اگر کوئی کرتا ہو 'یارسول اللہ' کہنے میں اس کو لذت ملتی ہو تو مولانا تھانوی صاحب اس صورت میں 'یارسول اللہ' کہنے کی اجازت دیتے تھے۔ البتہ استعانۃً واستعۃً فرمایا کہ جائز ہوگا۔ [1]

(۲۵) حافظ سید عنایت علی شاہ خلیفہ مجاز مولوی اشرف علی صاحب تھانوی 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ' کے جواز کے قائل ہیں۔ [2]

(۲٦) علمائے دیوبند کے ملجاء (جائے پناہ) اور دائرہ تحقیق کے مرکز وحید عصر شیخ ہند کے جانشین مولوی حسین احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں کہ پانچ طریقوں سے 'یارسول اللہ' پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ نداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں اور یہ (دیوبندی) حضرات نہایت تفصیل فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ☆ لفظ 'یارسول اللہ' اگر بلا لحاظ معنی اسی طرح نکلا ہے جیسے لوگ بوقتِ مصیبت وتکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں تو بلا شک جائز ہے۔ علی ہٰذا القیاس ☆ اگر بلحاظ معنی درود شریف کے ضمن میں کہا جاوے گا تو بھی جائز ہوگا۔ علی ہٰذا القیاس ☆ اگر کسی سے غلبۂ محبت وشدت وجد و توفر عشق میں نکلا ہے تب بھی جائز ہے اور اگر اس ☆ عقیدہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اپنے فضل وکرم سے ہماری نداء کو پہنچادے گا۔ اگرچہ بروقت پہنچادینا ضروری نہ ہوگا مگر اس امید پر وہ ان الفاظ کو استعمال کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ علی ہٰذا القیاس ☆ اصحاب ارواح طاہرہ ونفوس ذکیہ جن کو بعد مکانی اور کثافت جسمانی اپنے فرائض کی تبلیغ مانع نہ ہوں۔ اس میں بھی کوئی قباحت نہیں مگر ہر دو طریقہ اخیرہ میں عوام کے سامنے نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ اپنی کم فہمی کے باعث سے حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت یہ عقیدہ ٹھہرا لیتے ہیں کہ جیسے جناب باری عزاسمہ پر جملہ اشیاء ظاہریہ و باطنیہ مخفی نہیں اور ہر جگہ کہ جملہ امور اس کے نزدیک حاضر ومعلوم ومسموع ہیں اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی تمام اشیاء معلوم ہیں اور آنجناب کو عالم الغیب خیال کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ عالم الغیب والشہادۃ ہونا صفات مخصوصہ جناب باری عزاسمہ سے ہے اور اس طرح ندا کرنا حضور علیہ السلام کو بایں اعتقاد کہ آپ کو ہر منادی کی ندا کی خبر ہو جاتی ہے ناجائز ہے۔ وہابیہ خبیثیہ یہ صورت نہیں نکالتے اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں۔ [3]

---

[1] حیاتِ اشرف، صفحہ ۲۴۹ [2] باغ جنت، صفحہ ۳۸٦ [3] الشہاب الثاقب، صفحہ ٦۴،٦۵۔ مطبوعہ اعزازیہ دیوبند

(۲۷) علمائے دیوبند کے مرحوم مفتی مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی سلام پڑھنے کا طریقہ یوں تحریر کرتے ہیں:۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں کا حکم دیا ہے۔ایک صلوٰۃ دوسرے سلام۔سلام کا طریقہ تو التحیات میں ہمیں بتلا دیا گیا ہے۔ السلام علیك ایھا النبی و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ اقول و باللّٰہ التوفیق ...... السلام علیك ایھا النبی الخ کی برکتیں۔ (ترجمہ از مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی نماز حنفی، صفحہ ۲۵)

جب یہ معنیٰ تصور کر کے بطور انشاء نماز میں مخاطب ہو کر 'یا' ندائیہ کے ساتھ سلام پڑھنا جائز ہے تو نماز کے باہر کیوں شرک ہے جبکہ فرمانِ ایزدی ہے کہ میرے محبوب پر سلام پڑھو اور سلام پڑھنے کا طریقہ التحیات والا ہے تو نماز کے باہر بھی جائز ہے اگر شرک کہا جائے تو عجیب شرک ہے کہ نماز میں شرک کرلو اور نماز کے باہر سلام نہ پڑھو پھر طرفہ یہ کہ ہر مسلمان معلم، متعلم کو التحیات پڑھاتا، سکھاتا ہے تو اس صورت میں نہ کوئی استاد شرک سے بچا نہ ہی شاگرد، نہ دیوبندی بچے اور نہ ہی وہابی۔غضب ہو گیا کیسی نماز اور کیسی التحیات کہ سب کو مشرک کر ڈالا (العیاذ باللہ)۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض وحسد کا نتیجہ ہے اور اسی کا نام ہے دیوبند کی اُلٹی منطق۔

یا رسول اللہ پڑھنے سے کون چڑتے ہیں

صدر مدرس دیوبند مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی ثم مدنی لکھتے ہیں:۔

(۲۸) وہابیہ عرب (وعجم) کی زبان سے بارہا سنا گیا ہے کہ 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہؐ' کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین (مکہ ومدینہ کے لوگوں) پر سخت نفرین (لعنت وملامت) اس نداء (یارسول اللہ) اور خطاب (الصلوٰۃ والسلام علیک) پر کرتے ہیں اور ان (مسلمانِ مکہ ومدینہ) کا استہزاء (ٹھٹھا کرنا) اُڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس (دیوبندی) بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ میں صورت درودشریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب (الصلوٰۃ والسلام علیک) اور نداء (یارسول اللہ) کیوں نہ ہو مستحب ومستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین (دیوبندیوں) کو اس (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے) کا امر (حکم) کرتے ہیں اور اس تفصیل کو (بطور پڑھنے کے) مختلف تصانیف وفتاوئی میں ذکر فرمایا ہے۔

وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ 'یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)' میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی ان کے نزدیک سببِ مخالفت کی ہے حالانکہ یہ اکابر (مولوی محمد قاسم دیوبندی، مولوی رشید احمد دیوبندی، مولوی اشرف علی دیوبندی، مولوی خلیل احمد دیوبندی وغیرہ) مقدسان دین متین اس کو ان اقسام استعانت میں سے شمار نہیں کرتے جو کہ مستوجب شرک یا باعث ممانعت ہو۔ اسی وجہ سے نداء لفظ 'یارسول اللہؐ' اور خطاب 'الصلوٰۃ والسلام علیک' حاضرین مسجد نبوی وبارگاہِ مصطفوی کے واسطے جائز ومستحب فرماتے ہیں اور وہابیہ وہاں بھی منع کرتے ہیں دووجہ سے اوّلا یہ کہ استعانت بغیر اللہ تعالیٰ ہے اور دوم یہ کہ ان (وہابیہ خبیثہ) کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیوٰۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں۔ پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہوگا۔ یہ جملہ عقائد ان (وہابیوں) کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر وباہر ہیں جنہوں نے دیارِ نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح ان کے عقائد پر مطلع ہوا ہو۔ یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام ودعا وغیرہ پڑھنا مکروہ بدعت شمار کرتے ہیں۔ انہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب (اہلسنّت) کو ان (وہابیوں خبیثوں) سے نفرت بے شمار ہے۔

وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام و درود بر خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اوراس کے استعمال کرنے اور وِرد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً ؎

یا اشرف الخلق مالی من الوذبہٖ   سواک عند حلول الحادث العمم

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے بروقت نزول حوادث۔

حالانکہ ہمارے (دیوبندی) مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلق کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہتے ہیں اور ان کو کثرت درود وسلام وتحزیب وقرأت دلائل وغیرہ کا امر (حکم) فرماتے رہتے ہیں۔ ہزاروں کو مولانا گنگوہی ومولانا نانوتوی نے اجازت عطا فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہتے ہیں۔اور مولانا نانوتوی مثل شعر بردہ فرماتے ہیں ؎

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا   نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے کون پوچھے گا   بنے گا کون ہمارا تیسرے سوا غمخوار

مولانا ذوالفقار علی دیوبندی نے فہم عوام کے واسطے قصیدہ بردہ کی اُردو میں شرح فرمائی اور اس کو باعثِ سعادت خیال فرمایا۔ غرض ہمیشہ یہ جملہ (دیوبندی) اکابران سب 'یارسول اللہ' قصیدہ بردہ قصیدہ ہمزیہ دلائل الخیرات وغیرہ کی قرأت کی اجازت دیتے رہے۔ [1]

صدر علمائے کانگریس ودیوبند مولوی حسین احمد صاحب مدنی ٹانڈوی کی تحقیق کا یہ نتیجہ نکلتا ہے۔

الحاصل ثابت ہوگیا کہ جب تک منادیٰ (جس کو پکارا گیا ہے) میں صفات الوہیت یعنی علم غیب ذاتی اور سماع ذاتی تسلیم کر کے نداء نہ کی جائے۔محض نداء سے اور 'یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' کہنے سے 'یا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ' کہنے سے شرک نہیں لازم آتا اور نہ ان کا معبود بننا۔

---

[1] الشہاب الثاقب، صفحہ ۶۵،۶۶

(۲۹) دیوبند کے قطب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے کسی نے سوال کیا...... پڑھنا اشعار کا

یا رسول اللّٰہ انظر حالنا   یا نبی اللّٰہ اسمع قالنا

اننی فی بحر ھم مغرق   خذ یدی سھل لنا اشکالنا

یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا پڑھنا

یا اشرف الخلق مالی من الوذبہٖ   سواک عند حلول الحادث العمم

حالانکہ ہمارے (دیوبندی) مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلق کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند اور اسی قسم کے اشعارِ نعتیہ و استمدادیہ، منسوب مولانا جامی و دیگر علماء ہیں اور شاید اشعار مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مولانا محمد قاسم صاحب کے بھی بطور قصیدہ نعتیہ متضمن اشعار استمدادیہ ہیں۔ پس یہ اشعار استعانت استغاثہ بغیر اللہ تعالیٰ کے خواہ ضمن نعت میں تبعاً خواہ تنہا مستقل بطور وظیفہ یا کسی اور نیت سے جائز ہیں یا مستحب یا ممنوع اور شرک ہیں۔ اگر ناجائز اور شرک ہیں تو ان کے مصنفوں کے حق میں کیا کہا جائے گا کہ وہ اکابر دین تھے اور پیشوائے اہل یقین۔

جواب...... یہ خود معلوم آپ کو ہے کہ نداء غیر اللہ دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ ان کو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے ورنہ شرک نہیں۔ مثلاً یہ جانے کہ حق تعالیٰ ان کو مطلع فرما دے گا، یا باذنہ تعالیٰ انکشاف ان کو ہو جائے گا، یا باذنہ تعالیٰ ملائکہ پہنچا دیں گے جیسا کہ درود کی نسبت وارد ہے یا محض شوقیہ کہتا ہو۔ محبت میں یا عرض حال اور محل تحسر (اظہار حسرت) و حرمان میں کہ ایسے مواقع میں اگرچہ کلمات خطابیہ بولتے ہیں لیکن ہرگز نہ مقصود اسماع ہوتا ہے نہ عقیدہ۔ پس انہیں اقسام سے کلمات مناجات و اشعار بزرگان کے ہوتے ہیں کہ فی حد ذاتہ نہ شرک نہ معصیت، مگر ہاں بوجہ موہم ہونے کے ان کلمات کا مجامع میں کہنا مکروہ ہے کہ عوام کو ضرر ہے اور فی حد ذاتہ ابہام بھی ہے۔ [1]

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۳۱۲

(۳۰) دیوبندی فرقہ کی جز ولاینفک تبلیغی جماعت کی مشہور ومعروف کتاب 'تبلیغی نصاب' مؤلفہ مولوی زکریا صاحب جو فرقہ دیوبندی کے ممتاز قلم کار اوران کے شیخ الحدیث تھے کتاب مذکور کے حصہ فضائل درود شریف میں تحریر فرماتے ہیں:۔

دیوبندیہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی 'السلام علیک یارسول اللہ۔ السلام علیک یانبی اللہ' وغیرہ کے 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ' اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔ [1]

(۳۱) تبلیغی سربراہ مولوی محمد زکریا صاحب' عاشق رسول سلطان المشائخ حضرت علامہ سیّدی عبد الرحمٰن جامی قدس سرہ السامی نقشبندی کا واقعہ اپنے والد سے روایۃً نقل فرمایا ہے جو اس طرح ہے:۔

جب اس ناکارہ (مولوی زکریا) کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحب سے یہ کتاب (یوسف زلیخا) پڑھی تھی اسی وقت ان کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا قصہ یہ سنا کہ مولوی جامی نوراللہ مرقدہ واعلی اللہ مراقبہ یہ نعت کہنے کے بعد (جام ایران سے) جب ایک مرتبہ حج کیلئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہوکر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کردی مگر ان پر جذب شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا وہ آرہا ہے۔ اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا۔ ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ کوئی مجرم نہیں، بلکہ اس نے کچھ اشعار لکھے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہوکر پڑھنے کا ارادہ کررہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کیلئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز واکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے میں یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں لیکن اس وقت اپنے ضعف بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری ہے۔ ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس کی ناکارہ زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرماکر ممنوع فرمائیں۔

---

[1] تبلیغی نصاب، صفحہ ۷۰۰، ۷۰۲

اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ (زکریا صاحب) کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک ذہن میں ہے اور اس میں (واقعہ اور ہاتھ نکلنے میں) کوئی استبعاد نہیں سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور اکابر صوفیا میں سے ہیں، ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کیلئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہوکر دو شعر پڑھے تو حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما [1] اس ناکارہ (مولوی زکریا) کے رسالہ فضائل حج کی حکایات زیارت مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۳ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی کتاب الحاوی سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضۂ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کیے گئے ہیں۔ [2]

بقول مولوی زکریا نظم ونعت اور بفرمان سلطانِ دوجہاں اشعار علامہ جامی کے یہ ہیں:۔

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم [3]

نہ آخر رحمۃ اللعالمینی زمحروماں چرا غافل نشینی

(۳۲) ان اشعار کا ترجمہ مولوی اسعد اللہ دیوبندی خلیفہ تھانوی صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:۔

۱﴾ آپ کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرّہ ذرّہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔اے رسولِ خدا نگاہِ کرم فرمایئے اے ختم المرسلین رحم فرمایئے۔

۲﴾ آپ یقیناً رحمۃ اللعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔ [4]

(۳۳) صد سالہ مذہب دیوبند کے ایک پیشوا مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے عاشق رسول امام بوصیری علیہ الرحمۃ کے قصیدہ بردہ کی شرح میں ندا کر کے منکرین کے سر سے پانی گزار دیا۔

از فروغ تست روشن دین و دنیا ہر دو جا

بر تو باد از خدا صلوٰت یا بدر الدجیٰ

نور تو دردی نبودے گر ودیعت اے ہدی [5]

---

[1] تبلیغی نصاب فضائل درود شریف، صفحہ ۸۰۲، ۸۰۳۔ افاضات یومیہ، جلد ۱ صفحہ ۴۹۲۔ بنیان المشید، صفحہ ۱۵-۲۱

[2] تبلیغی نصاب، صفحہ ۸۰۳ [3] تبلیغی نصاب، صفحہ ۸۰۴ [4] تبلیغی نصاب، صفحہ ۸۰۵، ۸۰۶ [5] عطر الوردہ، صفحہ ۳۰

(۳۴) علمائے دیوبند کے مقتدر عالم دین مولوی عبدالحئی لکھنوی کے فتاویٰ میں دیوبندی مکتب فکر کے مولوی محمد اسحٰق صاحب کے جوابات میں سوال نمبر ۱ کا جواب درج ذیل ہے۔

جواب سوال نمبر ۱ ۔ کہنا یارسول اللہ ساتھ 'صلوٰۃ وسلام' کے یعنی 'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' جائز ہے جیسا کہ التحیات یعنی السلام علیك ایها النبی وغیرہ یعنی قرآن سے یا ایها المزمل، یا ایها المدثر، یا ایها النبی، یا ایها الرسول حدیث سے یا محمد یا رسول الله، مسلم شریف [۱] یا محمد انی اتوجه الیك ابن ماجہ سے سمجھا جاتا ہے [۲] (جائز ہے)۔

اذان میں انگوٹھے چومتے وقت یا رسول اللہ پڑھنا

(۳۵) علمائے دیوبند کے مستند عالم دین مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی اپنے فتویٰ میں سوال کا جواب دیتے ہوئے راقم ہیں۔

جواب......فقہا مستحب نوشتہ اند وحدیثے ہم درین باب نقل مے سازند ودر امر مستحب فاعل وتارک ہر دو قابل ملامت وتشنیع نیستند در جامع الرموز مے آرد۔

اعلم انه یستحب ان یقال عند سماع الاول من الشهادة صلی الله علیك یا رسول الله وعند سماع الثانیة قرة عینی بك یا رسول الله ثم یقال اللهم متعنی بالسمع والبصر وبعده وضع ظفر الیدین علی العینین فانه صلی الله علیه وسلم یکون قائد له الجنة کذا فی کنز العباد انتهی [۳]

فقہاء نے انگوٹھے چومنا مستحب لکھا ہے اور ثبوت میں حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔ مستحب کام کرنے یا چھوڑنے والا قابل ملامت نہیں ہوتے۔ جامع الرموز میں لکھا ہوا ہے جان لو بے شک یہ مستحب ہے کہ پہلی دفعہ اشهد ان محمد الرسول الله سن کر یہ کہا جائے صلی الله علیك یا رسول الله اور جب دوسری بار سنے تو کہے قرة عینی بك یا رسول الله اور پھر یہ کہا جائے اللهم متعنی بالسمع والبصر اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر رکھا جائے اس لئے کہ جو ایسا کرے گا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہشت کی طرف اس کی قیادت فرمائیں گے کنز العباد میں بھی اسی طرح ہے۔

---

[۱] جلد ۲، صفحہ ۴۱۱ [۲] مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی، جلد ۱ صفحہ ۳۳۷ [۳] مجموعہ فتاویٰ عبدالحئی، جلد ۳ صفحہ ۴۲

(۳٦) حاشیہ تفسیر جلالین شریف درسی مطبوعہ مولوی نور محمد صاحب دیوبندی میں یہ عبارت معاندین ومخالفین کیلئے اور معترضین پر ناقابل تردید حجت ہے۔

يقول الفقير قد صح من العلماء تجريز الاخذ بالحديث الضعيف فى العمليات فكون الحديث المذكور غير مرفوع لا يستلزم ترك العمل بمضمونه وقد اجاب القهستاتى فى القول باستحبابه وكفانا كلام الامام المكى فى كتابه فانه قد شهد الشيخ السهروردى فى عوارف المعارف بوفور علمه وكثرة حفظه وقوة حاله وقبل جميع ما اورده فى كتابه قوة القلوب ملخصاً من روح البيان ولقد فصلنا الكلام واطنبناه لان بعض الناس ينازع فيه لقلة علمه [1]

مذکورہ بالا جواب بلکہ حاشیہ نمبر ۱۳ مکمل انگوٹھے چومنے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے جواز میں مؤید ہے لیکن بعض غبی الذہن دشمن عظمتِ رسول اپنی سابقہ روایات کے پیش نظر تفسیر جلالین شریف حاشیہ نمبر ۱۳ کی عبارت ادھوری پڑھ کر اپنی بدمذہبی کی آگ کو تندوتیز ہوا دینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ان کی طبع ناساز وفکر جان گداز پر يقول الفقير قد صح من العلماء سے لے کر مکمل عبارت جو بطورِ جواب مسطور ومرقوم ہے۔ برقِ آسمانی وسیفِ نورانی سے بھی بڑھ کر محرقہ ومقطعہ ہے پر نظر کیوں نہیں جاتی۔ میٹھا ہڑپ ہڑپ، کڑوا تھوتھو۔آج کل کے ان نیم ملاؤں نے اسلام کو آماجگاہ طبع وعداوتِ رسول کا اکھاڑہ بناڈالا ہے۔

(نؤمن ببعض ونكفر ببعض ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم)

(۳۷) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانے سے آنکھیں دُکھیں گی نہیں (بوادرالنوادر، صفحہ ۴۰۹)

---

[1] تفسیر جلالین حاشیہ ۱۳، صفحہ ۳۵۷، مطبوعہ اصح المطابع کراچی

اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنا

(۳۸) مولوی شمس الدین ابن قیم جوزی صحیح مسلم شریف کے حوالے سے حدیث شریف میں لکھتے ہیں کہ حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوٰۃ صلی اللّٰہ عشرا ثم سلوا اللّٰہ لی الوسیلۃ ۱؎

جب تم اذان سنو تو وہی الفاظ دہراؤ پھر صلوٰۃ وسلام پڑھو مجھ پر پس جو شخص مجھ پر درود پڑھے ایک بار، اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ پھر طلب کرو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التآمۃ والصلوٰۃ القآئمۃ أت سیدنا محمدا ن الوسیلۃ والفضیلۃ الخ۔

(۳۹) اذان کے بعد باآواز بلند الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ پڑھنا اچھا کام ہے۔ ۲؎

(٤٠) بعد از اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو ثواب ملے گا۔ ۳؎

(٤١) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتا ہے کہ ہر دیوبندی بعد اذان کے درود شریف 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ' پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اللھم رب ھذہ الدعوۃ التآمۃ والصلوٰۃ القآئمۃ أت سیدنا محمدا ن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا ن الذی وعدتہ' انك لا تخلف المیعاد ۴؎

۱؎ جلاء الافہام، صفحہ ۶۱، ۶۲۔ مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۶۴۔ مسلم شریف، جلد ا صفحہ ۱۶۶

۲؎ فقہ حنفی کی مشہور و معتمد کتاب درمختار و ردالمختار، جلد ا صفحہ ۲۸۷

۳؎ امام سخاوی محدث القول البدیع

۴؎ بہشتی گوہر، مطبوعہ نور محمد کراچی

(٤٢) اہل سنت کے مشہور ماہنامہ رضائے مصطفیٰ سے درس کلام خدا برائے منکرین لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا (القرآن) 'رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو، جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے'۔ سیّدالمفسرین سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لے کر عامیانہ انداز میں نہ پکارو بلکہ تعظیم وتوقیر کے ساتھ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہہ کر بلاؤ۔ [1]

(٤٣) ابن قیم جوزی پیشوائے غیر مقلدین نے بھی یہی لکھا ہے کہ آپ کو نام لے کر نہ پکارا جائے بلکہ یارسول اللہ کہا جائے کیونکہ کفار آپ کو نام لے کر پکارتے تھے اور مسلمان یارسول اللہ کے ساتھ خطاب کرتے تھے۔ [2]

(٤٤) اشرف علی تھانوی دیوبندی حکیم الامت نے بھی اس تفسیر کو نقل کیا ہے کہ بعض لوگ حضور کو یا محمد کہہ کر پکارتے تھے اس میں اس کی ممانعت ہے کہ رسول کو اس طرح نہ پکارو۔ اس کے بعد لوگ (صحابہ) اس طرح کہنے لگے یا رسول اللہ یا نبی اللہ درمنثور میں حضرت ابن عباس سے یہی تفسیر منقول ہے۔ [3]

(٤٥) شبیر احمد عثمانی دیوبندی شیخ الاسلام نے بھی اس تفسیر کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مخاطبات میں حضور کے ادب وعظمت کا پورا خیال رکھنا چاہئے عام لوگوں کی طرح یا محمد کہہ کر خطاب نہ کیا جائے۔ بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہئے۔ [4]

معلوم ہوا کہ قرآن پاک تفسیر مبارکہ صحابہ کرام اور مفسرین ومخالفین کی مذکورہ تصریحات کے مطابق نعرۂ رسالت لگانا یارسول اللہ پکارنا حق سچ اور جائز وثابت ہے اور جو اس کو شرک وگناہ اور مردہ باد کہتا ہے، وہ خود گمراہ بے دین اور مردہ ہے مردود ہے۔

اگرچہ قرآن پاک کے ارشاد اور مذکورہ تصریحات کے بعد ہمیشہ کیلئے 'یارسول اللہ' پکارنے پر نہ کوئی قید لگا سکتا ہے اور نہ پابندی عائد ہوسکتی ہے مگر پھر بھی مناسب ہے کہ چند ایسی تصریحات بھی پیش کردی جائیں جن سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوجائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کی طرف بعد از وصال بھی یا رسول اللہ، یا نبی اللہ پکارنا جائز وثابت ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں۔

---

[1] تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، صفحہ ۲۲۳ [2] جلاء الافہام، صفحہ ۱۰۲
[3] بیان القرآن، جلد ۲ صفحہ ۷۰۔ طبع تاج [4] حاشیہ عکسی حمائل شریف، صفحہ ۴۶۶

(٤٦) بعد از وصال عارف باللہ علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، مذکورہ آیت سے مستفاد ہوا کہ حیات و وفات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعظیم کے ساتھ ندا جائز ہے اور جو آپ کی توہین و تنقیص کرے وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہے اور کافر ہے۔ [1]

(٤٧) ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا کہ آپ کو حیات و بعد از وفات یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ، یا خلیل اللہ کہہ کر پکارا جائے۔ [2]

(٤٨) علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں فرمایا کہ ابن عباس، قتادہ، حسن، مجاہد، سعید بن جبیر جیسے اکابر سے یہی یارسول اللہ یا نبی اللہ کہنے کی تفسیر منقول ہے اور یہ حکم نداء وفات سے لے کر اب تک جاری و دائمی ہے۔ [3]

بحوالہ رضائے مصطفیٰ، صفحہ ٦۔ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ

قارئین! 'السلام علیک یا رسول اللہ' بطور درود شریف پڑھنا دیوبندیوں کے نزدیک بھی جائز ہے جیسا کہ آپ اس رسالہ کے اوراق گزشتہ میں پڑھ چکے ہیں۔

(٤٩) دنیائے صحافت کا عظیم حق گو صحافی میاں عبد الرشید صاحب پاکستان کے کثیر الاشاعت روزنامہ نوائے وقت کے مشہور و معروف کالم نور بصیرت میں شرک و بدعت کے عنوان میں حق و صداقت کی تحریر نمود فرماتے ہیں:۔

اُمتِ مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں خفیہ یہودی تحریک کے بارے میں غلط فہمیاں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی اور کو ان کے برابر سمجھنا شرک ہے۔ الحمد للہ کوئی مسلمان اس کا مرتکب نہیں ہوتا اب یا رسول اللہ کہنے کو شرک بنالینا یا عقیدت سے ہاتھ چومنے کو شرک کہنا صریحاً زیادتی ہے۔ التحیات میں 'ایھا النبی' کا کلمہ موجود ہے اور نماز میں سب التحیات پڑھتے ہیں۔ اگر بزرگوں [4] کے پاس روحانیت کیلئے جانا شرک ہے تو پھر علماء کے پاس علم شریعت سیکھنے کیلئے جانا کیوں شرک نہیں۔ کالج و اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے جانا کیوں شرک نہیں۔ ڈاکٹر کے پاس شفا کیلئے جانا کیوں شرک نہیں۔ شرک ظلم عظیم ہے اس کی معافی نہیں اس لئے کسی مسلمان کو بے سوچے سمجھے مشرک کہنے کیلئے احتراز کرنا چاہئے۔ (روزنامہ نوائے وقت پاکستان)

---

[1] تفسیر صاوی، جلد۳ صفحہ ۱۴۹ [2] شرح شفا، جلد۳ صفحہ ۳۸٦ [3] تفسیر روح المعانی، جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۵

[4] یا اہل القبور...... مفتی مدرسہ دیوبند نے (قبرستان پہنچ کر کیا پڑھنا چاہئے کا) جواب لکھا ہے کہ درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں اور طریق مشروع زیارت قبور کا یہ ہے کہ کہے السلام علیکم یا اهل القبور انتم لنا سلف و انا ان شاء الله بكم لا حقون يغفر الله لنا ولكم اس کے بعد اگر قل هو الله وغیرہ پڑھ کر ثواب پہنچادے تو یہ بھی اچھا ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند، جلد ۵ صفحہ ۴۵۰۔ مطبوعہ امدادیہ ملتان)

(۵۰) حضرت ابو اسحاق بن شعبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہیئے کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ) پڑھنے کے بعد کہے اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اور جب مسجد سے نکلے تو بھی صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے بعد کہے اللھم انی اسئلك من فضلك ...... [۱]

(۵۱ - ۵۲) حضرت عمر بن دینار فرماتے ہیں کہ ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصلحین السلام علی اھل البیت ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ ...... [۲]

(۵۳) مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی (کراچی) کے مکتبہ دارالاشاعت (جو محمد رضی عثمانی دیوبندی کے زیر انتظام اشاعتِ کتب میں سرگرم عمل ہے) کی مطبوعہ کتاب مستطاب اصلی جواہر خمسہ میں ہے کہ حضرت قطب الاقطاب قطب عالم حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری قدس اللہ سرہ العزیز (مزار واقع اوچ شریف) نے اپنے اوراد میں لکھا ہے کہ جو مومن اس درود شریف کو پڑھے اس کے اعمال نامہ میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو لکھ کر اپنے پاس رکھے، دنیا و آخرت کی تمام بلاؤں سے امن میں رہے اور عقبیٰ میں قرب سرکار احمد مختار صلوٰۃ وسلام علیہ نصیب ہوگا۔ درود معظم یہ ہے:۔ [۳]

الصلوٰۃ والسلام علیکم یا محمد ن العربی الصلوٰۃ والسلام علیکم یا محمد ن القرشی الصلوٰۃ والسلام علیکم یا محمد ن المکی الصلوٰۃ والسلام علیکم یا نبی اللّٰہ الصلوٰۃ والسلام علیکم یا محمد رسول اللّٰہ الصلوٰۃ والسلام علیکم یا محمد حبیب اللّٰہ الصلوٰۃ والسلام علیکم یا جد الحسن والحسین الصلوٰۃ والسلام علیکم یا ابا الفاطمۃ الزھراء الصلوٰۃ والسلام علیکم یا صاحب المنبر والمعراج محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ

---

[۱] شفاء شریف، جلد ۲ صفحہ ۲۵ [۲] ☆ شفاء شریف، جلد ۲ صفحہ ۵۲، ۵۳ ☆ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ اہل حدیث ملتان۔ القول البدیع، صفحہ ۳۳۔ صفحہ ۱۷۳۔ جلاء الافہام، صفحہ ۲۹۷۔ صفحہ ۲۳۷۔ صفحہ ۳۰۰ ☆ ترمذی شریف، جلد ۱ صفحہ ۲۱۔ ابن ماجہ، جلد ۱ صفحہ ۹۹

[۳] اصلی جواہر خمسہ، صفحہ ۱۰۲۔ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

اسی جواہر خمسہ میں یہ ندا و فریاد بھی موجود ہے:۔

السلام علیکم یا رجال الغیب ویا ارواح المقدسہ اغیثونی بغوثۃ وانظرونی بنظرۃ یا رقبآء یا نکبآء ونجبآء و یا ابدال ویا اوتاد ویا اقطاب ویا قطب الاقطاب امددنی فی ھذا الامر سلمك اللّٰہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ بحق محمد والہ اجمعین [1]

---

[1] اصلی جواہر خمسہ، صفحہ ۳۱۰۔ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

☆ اصلی جواہر خمسہ صفحہ ۴۵۲۔ صفحہ ۴۵۳۔ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی، دیوبندی مستند کتاب خزینہ عملیات، صفحہ ۳۱۴ میں دل کی گھبراہٹ کیلئے

دیوبندی مطبوعہ کتاب میں نادِ علی کے فضائل

۱......گرفتار جمعہ کے دن مشت خاک پر سات بار پڑھ کر خاک ہوا میں اُڑائے۔

۲......دشمن سے خوفزدہ، روزانہ ستر بار پڑھے۔

۳......مسحور آب چاہ پر دم کر کے غسل کرے اور پیئے۔

٤......مریض آب باراں پر دم کر کے پیئے۔

۵......مغموم ہزار بار پڑھے۔

٦......مظلوم سات بار پڑھے اور تین بار پڑھ کر ظالم کے منہ پر پھونکے۔

۷......حب والا جمعہ کی ساعتِ اوّل میں ۴۸ بار پڑھے۔

۸......متہم ہر صبح کو چالیس بار پڑھے۔

۹......بے خوابی والا نمازِ جمعہ سے قبل پچیس بار پڑھے۔

۱۰......طالب غناء ہر صبح کو بات کرنے سے قبل ۹۱ بار پڑھے۔

۱۱......طالبِ دولت ہر صبح کو ۱۰۰ بار پڑھے۔

۱۲......اعداء کو مطیع کرنے والا روزانہ ستر بار پڑھے۔

۱۳......اعداء کی زبان بندی کیلئے دس بار دس یوم تک پڑھے۔

١٤......تحصیل مرادات والا روزانہ ٤٤ بار پڑھے۔

۱۵......پرانی بیماری والا روزانہ دس سے لے کر ستر بار تک پڑھے۔

١٦......زخم چشم وعقد اللسان والا بیس بار تین روز پڑھے۔

۱۷......کشف القبور والا روزانہ ستر بار پڑھے۔

۱۸......طالبِ زیارت سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستر پر سوتے وقت ہر شب کو تین ہزار بار پڑھے۔

۱۹......فتوح ابواب اقبال کیلئے روزانہ پانچ سو بار پڑھے۔

نَادِ عَلِيًا مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِى النَّوَآئِبِ كُلِّ هَمٍّ وَّ غَمٍّ

سَيَنْجَلِىْ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبِوَلَايَتِكَ يَاعَلِىُّ يَاعَلِىُّ يَاعَلِىُّ

(٥٤) حضرت شاہ عبدالعزیز استاد المحدثین نے آٹھویں صدی کے بہت بڑے محدث بقیہ السلف جلیل القدر ولی اور ابدال والشیخ شہاب الدین ابوالعباس فارسی متوفی ۸۹۹ھ جو زروق کے نام سے مشہور تھے کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے مریدین اور شاگردوں کو یہ فرمایا ہوا تھا کہ

انا لمریدی جامع لشاتہٖ   اذا ما سطا جور الزمان بنکبتہٖ

میں اپنے مرید کی پریشان حالی کو تسلی دینے والا ہوں جب زمانہ نکبت واد بار سے اس پر حملہ آور ہو۔

و ان کنت فی ضیق وکرب و وحشۃ   فناد بیا زروق آت بسرعۃ [۲]

اگر تو کسی تنگی بے چینی اور وحشت میں ہو تو یا زروق کہہ کر پکار میں فوراً آموجود ہوں گا۔

(٥٥) خلیفہ غلام محمد دین پوری اور مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی کے خلیفہ مجاز اور دیوبندی مسلک کی مستند ہستی مولوی احمد علی صاحب لاہوری کے ملفوظات میں ہے کہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھے:۔

'الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ'

درود شریف کا کون منکر ہوسکتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس دفعہ خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ (ملفوظات طیبات، صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲۔ مطبوعہ خدام الدین لاہور)

---

[۱] مسجد میں امام حنفی ہو اور غیر مقلدین میں کچھ آدمی وہاں نماز پڑھنے لگے اور آمین بالجہر وغیرہ کرنے لگے اور موجودہ امام مسجد کو گاہ گاہ صحیح معنی سمجھ کر وظیفہ شیأ للہ پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے اس لئے غیر مقلدین نے اس کو مشرک قرار دے کر اس کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اب اس مسجد میں دو اذان اور دو جماعت ہوتی ہے۔ ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں اور قدیم امام کو مشرک کہنا کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب...... دو اذانیں اور دو جماعتیں ایک مسجد میں جائز نہیں اور امام مذکور مشرک نہیں ہے اس کو مشرک کہنا غلط ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد ۳ صفحہ ۴۲۔ مطبوعہ امدادیہ ملتان)

[۲] بستان المحدثین، صفحہ ۳۲۲۔ مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی۔ ترجمہ عبدالسمیع دیوبندی

(۵۶) مولوی عزیز الرحمٰن پانی پتی جو بقول مولوی حفیظ الدین احمد دیوبندی کے مولوی اشرف علی تھانوی مولوی اصغر حسین [1] دیوبندی اور مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر مدرس دیوبند کے صحبت یافتہ [2] اور مکتسب فیض تھے، نے اپنی خزینہ عملیات کی کتاب میں حضور شافع یوم النشور، ملائکہ، مؤکلات، خلفاء اربعہ اور اولیاء اللہ کو یا سے ندائیں کیں لکھیں اور اپنے اخلاف کو بھی اجازت دی۔ خزینہ عملیات کے صفحات پیش خدمت میں:۔

صفحہ ۳۱ پر یا جبرئیل...... صفحہ ۳۲ پر یا رسول...... صفحہ ۴۸، ۳۱۵، ۲۷۶ پر یا جبرئیل یا دردائیل یارفتمائیل یا تنکفیل...... صفحہ ۵۳ پر یا حبیب وصفحہ ۱۲۴ پر یا حبیب کا مربع نقش...... صفحہ ۵۶ پر یا ولی...... صفحہ ۵۸ پر یا طھو ناص...... صفحہ ۴۷ پر یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم...... صفحہ ۸۰ پر یا رفتمائیل واقسمت علیکم و اغثنی علیکم...... صفحہ ۱۱۶ پر یا محمد یا دافع البلیات...... صفحہ ۱۲۲ پر یا محمد...... صفحہ ۱۲۷ پر دوبار یا محمد...... صفحہ ۱۲۸ پر پانچ بار یا مطیع...... صفحہ ۱۵۴ پر یا محمد صلی اللہ علیک وسلم، یا حضرت ابا بکر صدیق، یا حضرت عمر، یا حضرت عثمان، یا حضرت علی، یا علی یا علی (رضی اللہ عنہم)...... صفحہ ۱۷۲ پر یا عطائے علی، یا عطائے رسول...... صفحہ ۱۷۶ پر دوبار یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، یا علی (رضی اللہ تعالی عنہ)...... صفحہ ۱۹۱ پر دوبار یا ولد...... صفحہ ۲۱۴ پر نادعلی...... صفحہ ۲۷۰ پر یا عباد اللہ الصالحین پکارا گیا، لکھا گیا اور پکارنے ولکھنے کا طریق پیش کیا گیا۔ (خزینہ عملیات، مطبوعہ مدینہ کمپنی کراچی)

(۵۷) مولوی اشرف علی تھانوی نام نہاد حکیم امت و مجدد وملت دیوبندی نے منشی غلام حسن شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی نعت کا یہ شعر تصدیقاً تائیداً اور تسلیماً اپنی زندگی کی آخری تصنیف میں نقل فرما کر اخلاف نامعقولان دیوبند کے منہ پر زبردست طمانچہ رسید کر کے مسلک اہل سنت کی حقانیت واضح کر دی...... شعر ملاحظہ فرمائیں:۔

قسم بقبلہ روئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روا ست سجدہ بسوئے تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [3]

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کا روئے مبارک جو قبلہ ہے آپ کی قسم آپ کی طرف سجدہ کرنا جائز ہے۔

ہر وقت اہل سنت پر بولنے والے دیوبندی وہابی غیر مقلد مودودی مسعودی چیت روڑی وغیرہ تھانوی صاحب و دیگر اکابر دیوبند پر کفر و شرک اور گستاخی کا فتویٰ شائع فرما کر ایمان درازی کا ثبوت دیں۔ اسٹیج، منبر، اسمبلی ہال اور مختلف مقامات پر ندائے یا رسول اللہ کی مخالفت کرنے والے اپنے دیوبندی اساتذہ مشائخ اور اکابر کے گریبانوں میں جھانک کر فتاویٰ بازی کا بازار گرم کیا کریں شاید خجالت سے بچ سکیں۔

---

[1] میاں اصغر حسین دیوبندی کے پاس مولوی عزیز اور مولوی حفیظ جب جا رہے تھے تو راستے میں کھیر والے کی دکان سے گزرے۔ مولوی عزیز نے کہا واپسی پر یہاں سے کھیر کھائیں گے۔ جب میاں صاحب کے پاس پہنچے تو تھوڑی دیر کے بعد میاں صاحب نے فرمایا لیجئے کھیر کھائیے آپ کی خواہش بھی تھی۔ [2] مقدمہ خزینہ عملیات، صفحہ ۶ [3] السنۃ الجلیۃ، صفحہ ۱۰۱۔ بوادر النوادر، صفحہ ۱۳۹

(۵۸) عمل کشائش.....فرقہ دیوبندی کے سلسلہ قادری میں منسلک، مولوی احتشام الحسن کاندھلوی نے اپنی کتاب غوثِ اعظم میں حضور پُر نور سیّدنا و مرشدنا السید الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل مبارک لکھا ہے کہ جب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو آپ حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل نماز پڑھتے تھے۔ نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور کہتے تھے:۔

اغثنی یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام

پھر سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر دل ہی دل میں آہستہ آہستہ دو شعر پڑھتے تھے:۔

ایدرکنی ضیم وانت ذخیرتی   والظلم فی الدنیا وانت نصیرتی
وعار علی راعی الحمی وھو فی الحمی   اذ ضاع فی البیداء بعیرتی

یعنی کیا مجھے بھی کوئی آفت پہنچ سکتی ہے کہ جب آپ کا تعلق میرے لئے ذخیرۂ آخرت ہے۔
اور کیا میں بھی دنیا میں ظلم وستم کیا جاؤں گا جبکہ آپ میرے معین و مددگار ہیں۔ [1]
یہ امر تو گلہ بان کیلئے باعثِ عار ہے کہ اس کے گلہ میں ہوتے ہوئے اس جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے۔

ان ابیات کے پڑھنے کے بعد آپ اسی درود شریف کی کثرت کرتے تھے اس عمل کی برکت سے آپ پر سے اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا تھا اور آپ اپنے مریدین کو بھی مصیبت اور آفت کے وقت اس عمل کی تلقین فرماتے تھے۔

(۵۹) فرقہ دیوبندی کے مدرسہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولوی جو ایم اشرف لاہوری کو مسئلہ قربانی کے سنت یا واجب ہونے پر کچھ بھی نہ بتا سکے (جنگ لاہور) صلوٰۃ وسلام کے مسئلہ میں وجہ جواز پیش کرتے ہیں صلوٰۃ وسلام (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) کے پڑھنے میں کوئی شک نہیں کہ بہترین عبادت ہے اور ہر وقت اس کو پڑھنا باعثِ رحمت و برکت ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ آئندہ آنے والی نسلیں اس کو اذان کا جز تو نہیں سمجھ لیں گی، اگر اس کو اذان کا جز سمجھ لیا گیا تو بلاشبہ پھر بدعت ہوگی۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے پڑھنے والے پڑھیں مگر اذان کی طرح اونچی آواز سے نہ پڑھیں، بلکہ آواز قدرے پست ہو اور اذان و صلوٰۃ وسلام میں اگرچہ آدھ منٹ کا فصل ہو تو پھر اِن شاء اللہ العزیز بدعت ہونے کا احتمال نہیں ہوگا۔ [2]

---

[1] غوث الاعظم، صفحہ ۲۳۔ طبع ادارہ اسلامیات لاہور   [2] روزنامہ جنگ جمعہ میگزین، صفحہ ۱۔ ۱۴ تا ۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء

(٦٠) غیر مقلدین کے امام ابن تیمیہ الحرانی نے ایک حدیث نقل کی ہے:۔

عن ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم! اقال اذا انفلتت دابة احدکم بارض فلة فلینا دیا عباد اللّٰہ احبسوا یا عباد اللّٰہ! فان اللّٰہ عزّوجل فی الارض حاضرا سیحبسه (الکلم الطیب، ص۵۸) رواہ ابن السنی۔ قال امام النووی حکی بعض شیوخنا الکبار فی العلم انه فعل ذلك فافاد ۔۱۲ حصن حصین، صفحہ ۱۷٤، ۱۷٥۔ و قال هذا عمل مجرب۔ ۱۲

یعنی حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل وغیرہ میں گم ہوجائے تو وہ اللہ کے بندوں کو پکارے اور کہے کہ میرے جانور کو پکڑو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہاں اللہ کے بندے حاضر ہوتے ہیں، جو اس کے جانور کو پکڑ لیتے ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے ایسا کیا تو فائدہ پایا اور یہ عمل مجرب ہے، یعنی اللہ کے بندوں کو بوقتِ مصیبت پکارا جائے تو وہ مشکل حل کر دیتے ہیں۔

ع غوث اعظم سے فریاد ہے زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للّٰہ پڑھنا

(٦٢) بزرگانِ دیوبند کے قطب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں اس (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للّٰہ) کا وِرد کرنا بندہ جائز نہیں جانتا۔ اگر چہ شرک نہیں اور اس عقیدے سے پڑھنا کہ شیخ کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہٖ تعالیٰ (یعنی اللہ کے حکم سے) شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں یہ بھی شرک نہ ہوگا۔ باقی (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للّٰہ پڑھنے والے) مومن کی نسبت بدظن ہونا بھی معصیت (گناہ) ہے اور جلدی سے کسی (پڑھنے والے) کو کافر و مشرک بنا دینا بھی غیر مناسب ہے۔ [۱]

(٦٣) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں، جو نداء نص میں وارد ہے۔ مثلاً یا عباد اللّٰہ اعینونی [۲] وہ باتفاق دیوبندی و بریلوی جائز ہے اور یہ تفصیل حق عوام میں ہے۔ یہاں سے معلوم ہوگیا حکم وظیفہ یا شیخ عبد القادر شیأ للّٰہ کا...... ہاں اگر وسیلہ وذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کر پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ [۳]

(٦٤) مولوی حسین علی صاحب واں بچھروی جو مولوی غلام خان کے استاذ اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد ہیں' کے پیر روشن ضمیر اور مرشد راشد حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان صاحب، دامانی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت لعل شاہ صاحب حج پر گئے تو مدینہ منورہ میں ایک جماعت دیکھی ان کا پیر بھی ان کیساتھ تھا۔ وہ حلقہ بنا کر چکر لگاتے اور ہاتھ پر ہاتھ مارتے اور پڑھتے 'یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للّٰہ'۔ پیر صاحب ایک مرید کی طرف توجہ فرماتے، وہ حق حق کی ضرب لگاتا (اور مدہوش ہو جاتا) باقی چکر لگاتے رہتے یونہی باری باری ہوتا اور تمام مریدوں پر (پیر صاحب) توجہ ڈالتے (خواجہ صاحب فرماتے ہیں لعل شاہ کو) میں نے کہا کہ وہ طریقہ قادریہ رکھتے ہیں۔ [۴] ملخصاً

---

[۱] فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۳۴۰ [۲] الکلم الطیب، صفحہ ۵۸۔ لابن تیمیہ و حصن حصین شریف، صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵ [۳] کلیات امدادیہ، صفحہ ۷۷
[۴] مجموعہ فوائد عثمانی فارسی، صفحہ ۲۷

(٦٥) میاں جی محمدی کا لڑکا عبدالعزیز سخت بیمار پڑ گیا۔ اطبا نے جواب دے دیا والدین گھبرا گئے میاں جی نے خواب میں مولوی اسمٰعیل (امام الوہابیہ والدیانیہ) کو مسجد میں وعظ کرتے دیکھا۔ عبدالعزیز کو پیشاب کی ضرورت ہوئی۔ آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے مولوی اسماعیل کی طرف لے گیا جب عزیز اسماعیل کے سامنے پہنچا تو اس نے یا شافی پڑھ کر دم کر دیا خواب کے بعد میاں جی کی آنکھ کھلی تو بیوی کو جگا کر کہا کہ عبدالعزیز اچھا ہو گیا ہے۔ طبیب غلط کہتے تھے میں نے یہ خواب دیکھا ہے صبح ہوئی تو عبدالعزیز بالکل تندرست تھا۔ [1] بیمار کو صحت دینا بھی مشکل کشائی ہے۔ ڈاکٹر کی گولی کو قبض کشا کہنے والے مولوی اسماعیل کو غیب دان، متصرف، مختار کل اور مشکل کشا و حاجت روا ماننے والے محبوبان خدا کے ایسے کمالات پر کیوں کفر و شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

(٦٦) مولوی احمد حسن اور مولوی فخر الحسن میں ایک دوسرے پر اَعْـلَـمْ ہونے کی جنگ تھی مولوی محمود حسن دیوبندی بھی کسی ایک جانب جھک گئے۔ واقعہ طول پکڑ گیا۔ ایک دن علی الصبح مولوی رفیع الدین دیوبندی نے مولوی محمود کو اپنے حجرے میں بلایا۔ وہ حاضر ہوئے تو رفیع الدین نے فرمایا پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھو۔ محمود نے دیکھا تو خوب بھیگ رہا تھا۔ فرمایا کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی (قبر سے نکل کر) جسد عنصری سے میرے پاس آئے جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور لبادہ تر بتر ہو گیا اور یہ فرمایا کہ محمود حسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے۔ محمود نے کہا، حضرت میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں اس کے بعد میں اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا۔ [2]

یہ ہے مٹی میں ملے ہوئے دیوبندی مردے کا علم غیب، تصرف، سمع فہم و فراست، خروج و دخول قبر پر اختیار، دیوبندوں کے اعمال و اقوال کی خبر، تعلّی، خیر و شر اور فتنہ و فساد کا علم اور امتناعی حکم مشکل کشائی و حاجت روائی۔ تعجب تو یہ ہے کہ دیوبندی مشکل کشا بغیر بلائے و پکارے قبروں سے نکل کر آ جائیں اور مشکل حل کریں۔ پھر طرفہ تماشا یہ کہ رفیع الدین بھی مطمئن اور محمود صاحب بھی مومن دونوں کو اہلسنّت پر کیے جانے والا نہ کوئی اعتراض یاد رہا اور نہ ہی کوئی ہرزہ سرائی اور آج تک تمام دیوبندیوں کا اس پر ایمان! ملاحظہ فرمائیں حاشیہ دیوبندی حکیم تھانوی صاحب کا! ارواح ثلاثہ، صفحہ ٢٨٩۔

---

[1] ارواح ثلاثہ، صفحہ ١١٢۔ حکایات ٦٦ [2] ارواح ثلاثہ، صفحہ ٢٨٨۔ حکایت ٢٤٧

(٦٧) بانی مذہب دیو بندی مولوی محمد قاسم صاحب گنگوہ حاضر ہوئے۔ گنگوہی کی سہ دری میں کورا بدھنا رکھا تھا۔ نانوتوی صاحب نے اٹھایا کنویں سے ہمیں بھر کر دیا۔ پانی کڑوا پایا۔ نمازِ ظہر کے وقت گنگوہی سے ملے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کنویں کا پانی تو میٹھا ہے قاسم صاحب نے کورا بدھنا پیش کیا۔ حضرت نے چکھا تو بدستور تلخ تھا۔ فرمایا اچھا اس کو رکھیں۔ نمازِ ظہر کے بعد حضرت نے سب نمازیوں کو فرمایا کہ کلمہ طیبہ جس قدر ہو سکے پڑھو اور حضرت نے بھی پڑھنا شروع کیا۔ بعدہٗ حضرت نے دعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیر لئے۔ اس کے بعد بدھنا اُٹھا کر پانی پیا تو شیریں (میٹھا) تھا سب نمازیوں نے چکھا تو کسی قسم کی تلخی نہ تھی بعد میں حضرت نے فرمایا کہ اس بدھنے کی مٹی اس قبر کی ہے جس پر عذاب ہو رہا تھا۔ الحمدللہ کلمہ کی برکت سے رفع ہو گیا۔ [1]

سوال نمبر ۱...... کیسے علم ہوا کہ یہ معذب کی قبر کی مٹی سے بنا ہے؟

سوال نمبر ۲...... کیسے علم ہوا یہ معذب ہے بھی مسلمان؟

سوال نمبر ۳...... کیسے علم ہوا کہ اس کے گناہ کلمہ طیبہ کی برکت سے معافی کے قابل ہیں؟

یہ ہے دیو بندیوں کا زندہ پیر جو بغیر التجاء کے غیب دان ہو کر عالمِ برزخ میں قبر والے کی مشکل کشائی کرتا ہے۔

(٦٨) مولوی محمد قاسم صاحب کمشنر بندوبست ریاست گوالیار پریشانی میں مبتلا ہوئے۔ ریاست کی طرف سے تین لاکھ روپیہ کا مطالبہ ہوا۔ انکے بھائی مولانا فضل الرحمٰن مرادگنج آبادی کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے وطن دریافت فرمایا عرض کیا دیو بند تعجب سے فرمایا گنگوہ مولانا کی خدمت میں کیوں نہ گئے۔ اتنا دراز سفر کیوں اختیار کیا۔ عرض کیا حضرت یہاں عقیدت کھینچ لائی ہے فرمایا تم گنگوہ ہی جاؤ تمہاری مشکل کشائی رشید احمد ہی کی دعا پر موقوف ہے، میں اور تمام زمین کے اولیاء بھی اگر دعا کریں تو نفع نہ ہوگا چنانچہ واپس ہوئے اور بوسیلہ حکیم ضیاء الدین حضرت (رشید احمد) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حکیم صاحب نے سفارش کی تو ارشاد فرمایا کہ میرا کوئی قصور نہیں بلکہ یہ صاحب مدرسہ دیو بند کے مخالف ہیں جو اللہ کا ہے۔ قصوروار اللہ کے ہیں۔ اللہ سے توبہ کریں بندہ بھی دعا کرے گا۔ ادھر انہوں نے توبہ کی اور ادھر مطالبہ سے برأت کا کمشنر صاحب سے حکم آ گیا۔ [2]

یہ ہیں واسطے اور وسیلے اور اسی کا نام ہے مشکل کشائی وحاجت روائی۔ مگر مولوی فضل الرحمٰن صاحب کی غیب دانی، قاسم صاحب کے بھائی کا مشکل کشائی کیلئے سفر کرنا، مولوی فضل الرحمٰن صاحب کی مشکل کشائی کیلئے رشید کے پاس بھیجنا اور اس کی دعا پر مشکل کشائی کو موقوف کرنا، اپنی اور تمام ولیوں کی دعا سے عدم نفع کا علم۔ وسیلہ وسفارش دوسرے غیب دان کا بیان کہ یہ مدرسہ کا مخالف ہے اللہ سے توبہ کریں، بندہ بھی دعا کرے گا۔ ادھر توبہ ادھر برأت۔

کیا اسی عقیدہ کی اہل سنت کو بھی اجازت ہے کہ اولیاء اللہ کی دعا سے مشکل کشائی ہو جاتی ہے؟

---

[1] ارواح ثلاثہ، صفحہ ۲۳۰، ۲۳۱۔ حکایت نمبر ۲۸۵۔ صفحہ ۳۵۷، ۳۵۸۔ حکایت نمبر ۳۳۲ [2] ارواح ثلاثہ، صفحہ ۳۵۹، ۳۶۰۔ حکایت نمبر ۳۳۷

(٦٩) مولوی محمد فیاض دیوبندی، مولوی اشرف علی تھانوی کے مشکل کشا ہونے کا اقرار یوں کرتے ہیں:۔

اے لقائے تو جواب ہر سوال   مشکل از حل تو حل شود بے قیل قال

پھر اس کی تصدیق میں یہ لکھتے ہیں، مجھے یقین قطعی ہے کہ میری مشکل کو بجز ذاتِ گرامی کے اور کوئی شخص سارے ہندوستان میں دفع نہیں کرسکتا۔ اس لئے کہ میرے عقیدے میں حضور والا ہی زمانۂ موجودہ میں قطب الہند ہیں۔ ۱

دیوبندی عقیدے کے مطابق جو قطب ہوتا ہے وہ مشکل کشا بھی ہوتا ہے اور حاجت روا بھی، پھر اہلسنّت کیلئے اس عقیدہ کو ماننے پر کفر و شرک کی مشین گن کیوں چلائی جاتی ہے؟ جب دیوبندی قطب مشکل کشا ہوتا ہے۔ اس وقت خداوند تعالیٰ کے پاس بھی یہ صفت ہوتی ہے یا نہیں؟ وہ مشکل کشا قطب ہوتا بھی ہے یا نہیں؟ مرتا بھی ہے یا نہیں؟ خود بھی مشکلات میں پھنستا ہے یا نہیں؟ ملتانی ملاں کی دس شکلیں دیوبندی قطب اور معتقدین پر لاگو ہوتی ہیں یا نہیں؟

مزید حوالے الامداد والاستعانت میں ملاحظہ فرما کر اپنے پختگیٔ ایمان کا سامان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے طفیل حق گوئی و حق پرستی کی توفیق بخشے۔ آمین

غیر مقلدوں کا فتویٰ

(۷۰) علمائے غیر مقلدین کے پیشوا اور فرقہ غیر مقلد کے مربی مولوی وحید الزمان صاحب عقائد غیر مقلدین کی ترجمان کتاب 'ہدیۃ المہدی' میں لکھتے ہیں:۔

ما نقوله للعامة یا رسول الله او یا علی او یا غوث فبمجرد النداء لا نحکم بشرکھم و کیف وقد نادیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قتل بدر یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان وورد فی حدیث عثمان بن حنیف یا محمد انی اتوجه بك الی ربی وورد فی الحدیث یا عباد الله اعینونی ۲

جو کچھ عام لوگ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یا غوث اعظم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) پکارتے ہیں تو صرف اس پکار کی وجہ سے ہم انہیں مشرک نہیں کہہ سکتے اور یہ (حکم شرک) کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقتولین بدر کو نام لے کر پکارا ہے اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی) کی حدیث میں لفظ یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) انی اتوجہ بک الی ربی موجود ہے۔ ایک اور حدیث میں یا عباد اللہ اعینونی (اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) بھی وارد ہے۔

---

۱ ارواح ثلاثہ، صفحہ ۴۲۱ - ۴۲۳   ۲ ہدیۃ المہدی، صفحہ ۲۳، ۲۴، ۴۲، ۴۷

مدح الرسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اھل مکہ

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یا سے پکارتے ھیں

امروز اشاعت خاص ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۴ھ ۲ محمد طہ السقاف ۔ مکۃ المکرّمہ

زرت الحبیب الذی انوارہ ملات اقاصی الکون من عرب ومن عجم

میں نے اس حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت کی، جس کے انوار سے عرب وعجم کی ساری کائنات بھرپور ہے۔

اعطاك ربی شانا لا مثیل لہ بہ سموت وصنت الدین والقیم

میرے ربّ تعالٰی نے آپ کو وہ شان عطائی فرمائی جس کی مثال نہیں

اس سے آپ کو بلندی حاصل ہوئی اور آپ نے دین وسیدھی راہ کی حفاظت کی

أأحمد انت ام طہ الذی فخرت بہ السموات و رب العرش والامم

میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مدح کروں یا طہ جس کے باعث، آسماں فخر کناں ہے اور عرش ومخلوق کا ربّ تعالٰی

بعثك ربی لقوم انت راحمھم انت الشفیع لمن یاتیك فی ندم

میرے ربّ نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایسی قوم کی طرف بھیجا جس پر آپ رحم فرماتے

اور جو ندامت سے آپ کے سامنے حاضر ہو آپ اس کے شفیع ہیں

تطلب لہ العفو من رب السماء وما ربی برادك حاشا یا ابالھمم

ربّ تعالٰی سے آپ اس (نادم) کیلئے بخشش مانگتے ہیں اور اے صاحبِ عزم نبی میرا ربّ آپ کی دعا رد نہیں کرتا

عدنان عفوا فلن یوفیك لی قلم مھما کتبت سیبقی عاجزا قلمی

میں معافی کا طلبگار ہوں، میرا قلم آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مدح تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا

چاہے کس قدر لکھوں، میرا قلم عاجز ہی رہے گا

انت الشفيع لنا فی یوم وحدتنا   فی غربة البعث تبقی رافع العلم

تنہائی کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہمارے سفارشی ہیں، دوبارہ اٹھتے ہوئے غربت کے دن آپ پر چم ہی اٹھائے ہوئے ہوں گے

اعطاك ربی مزایا لا مثال لها   لم یعطها الله الا صاحب الشیم

میرے ربّ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ خوبیاں عطا کیں جن کی مثال نہیں

اللہ تعالیٰ سے یہ خوبیاں صرف اعلیٰ صفات کے مالک کو ہی ملتی ہیں

محمد خیر خلق الله قاطبة   من حطم الشرك والاوثان والصنم

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں بہترین ہیں جس نے شرک اور بتوں کو تباہ کر دیا

یا سید الخلق والاسلام اجمعه   من اخرج الناس من ظلم الی قیم

اے ساری مخلوق اور مسلمانوں کے سردار، جس نے لوگوں کو اندھیروں سے روشن راہ کی طرف نکالا

تبارك الله ربا لا مثیل له   ارسلك بالحق ربی راحما رحم

اللہ تعالیٰ برکت والا ہے، ایسا ربّ تعالیٰ ہے جو بے مثال ہے

آپ کو میرے اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا خوب خوب رحم کرنے والا

فاضل بریلوی کا فتویٰ

اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، حامیٔ سنت، ماحیٔ شرک وبدعت الشاہ الامام مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایمان افروز فتویٰ ملاحظہ فرمایئے۔

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے فحول اور مفتیان ذوی العقول اس مسئلہ میں کہ کہنا یا رسول اللہ، یا ولی اللہ کا جائز ہے یا نہیں؟ اور مدد چاہنا پیغمبران اور ولی اللہ سے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو 'یا مشکل کشا علیؑ' وقتِ مصیبت پر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب...... جائز ہے جبکہ انہیں بندۂ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں باذنِ الٰہی 'والمدبرات امرا' سے مانے اور اعتقاد کرے کہ بے حکم خدا ذرّہ نہیں ہل سکتا اور اللہ عزّ وجل کے دیئے بغیر کوئی ایک حبہ (دانہ) نہیں دے سکتا۔ ایک حرف نہیں سن سکتا پلک نہیں ہلا سکتا۔ اور بے شک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔ اس کے خلاف کا ان پر گمان محض بدگمانی وحرام ہے اور ایسے سچے اعتقاد کے ساتھ ندا کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ جامع ترمذی شریف وغیرہ کی حدیث ہے خود سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو یہ دعا تلقین فرمائی کہ نماز کے بعد یوں کہیں: یا محمّد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذا لیقضی لی یا رسول اللّٰہ میں حضور کے وسیلہ سے اپنے ربّ کی طرف اپنی حاجت میں منہ کرتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو، اور بعض روایات میں ہے: لتقضی لی یا رسول اللّٰہ تاکہ حضور میری یہ حاجت پوری فرمادیں۔ اس نابینا نے بعد نماز یہ دعا کی، فوراً آنکھیں کھل گئیں۔ طبرانی وغیرہ کی حدیث میں ہے۔ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں حضرت عثمان بن حنیف صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا ایک صحابی یا تابعی کو بتائی انہوں نے بعد نماز یوں ہی ندا کی کہ 'یا رسول اللہ' میں حضور کے وسیلے سے اس حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہوں ان کی حاجت بھی پوری ہوئی۔ پھر علماء ہمیشہ اسے قضائے حاجات کیلئے لکھتے آئے۔ نیز حدیث میں ہے: اذا اراد عونا فلینا داعینونی یا عباد اللّٰہ جب استعانت کرنا اور مدد لینا چاہے تو یوں پکارے میری مدد کرو اے اللہ کے بندو۔ فتاویٰ خیریہ میں ہے: قولهم یا شیخ عبد القادر نداء فما الموجب لحرمته یا شیخ عبدالقادر کہنا ندا ہے۔ اس کی حرمت کا سبب کیا ہے۔ فقیر نے اس بارے میں ایک مختصر رسالہ 'انوار الانتباہ فی حل ندا یا رسول اللّٰہ' لکھا ہے وہاں دیکھئے کہ زمانہ رسالت سے ہر قرن و زمانہ کے ائمہ، علماء وصلحا میں وقتِ مصیبت محبوبانِ خدا کو پکارنا کیسا شائع ذرائع رہا ہے۔ وہابیہ کے طور پر معاذ اللہ صحابہ سے آج تک وہ سب بزرگانِ دین مشرک ٹھہرتے ہیں۔ [1]

(ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم) واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدنِ المصطفیٰ

---

[1] احکام شریعت، جلد ۱ صفحہ ۱۶، ۱۷۔ طبع مدینہ کراچی

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی اپنے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ شیخ علماء دیوبند کی بارگاہ بے کس پناہ میں یوں منادی ہوکر عرض گزارتے ہیں:۔

ارحم علی یا غیاث فلیس لی — کھفی سویٰ حبکم زاد
فاز الانام بکم وانی ھائم — فانظر الی برحمتہ یا ھادی
یا سیدی للّٰہ شیأ انہ — انتم لی المجدی وانی جاری

(شمائم امدادیہ، صفحہ ۱۱۱۔طبع شرف الرشید پاکستان ۔تذکرۃ الرشید، صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵۔کرامات امدادیہ، صفحہ ۳)

لمحۂ فکریہ

بعض لوگوں کے سامنے جب حضرت حاجی امداد اللہ شیخ علمائے دیوبند کی عبارات بطورِ اثبات مسائل متنازعہ فیہ میں پیش کی جائیں تو وہ حاجی صاحب کے مریدوں کے مرید اور شاگردوں کے شاگرد ڈھیٹ بن کر چلا اُٹھتے ہیں کہ حاجی صاحب عالم نہیں تھے۔ یعنی بقول ان کے وہ جاہل تھے اور ان کا قول حجت نہیں اگر مرشد کے مرشد یا استاد کے استاد کا قول حجت نہیں تو پھر ماہتما گاندھی، نہرو، اندرا، شاستری، جگ جیون رام وغیرہ کا قول حجت ہوگا۔ افسوس ایسی عقل نارسا پر۔

کاتب الحروف دیوبندی لوگوں سے بطور اصلاح گذارش کرتا ہے کہ جب حاجی صاحب کا حال ایسا تھا تو پھر آپ کے اساتذہ یا آپ کے پیروں نے حاجی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کیوں کی؟ ان کو اپنا مرشد کیوں تسلیم کیا؟ ان کے سامنے زانوئے تلمذ کیوں بچھایا؟ اس نام نہاد پیر پرستی کا طوق گلے میں پہن کر ان کے سامنے جبین نیاز وعنق ناز کیوں جھکائی؟

پھر جو عقائد و مسائل مرشد ارشد پیر روشن ضمیر حاجی امداد حسین یعنی حاجی امداد اللہ علیہ الرحمۃ والغفر ان کی ولایت قطبیت، غوثیت، عارفیت، شیخیت، رشد وارشاد، دین واسلام اور ایقان وایمان میں نقص وخلل پیدا نہ کر سکے...... وہی عقائد و مسائل بریلی کا شہنشاہ انڈیا کا ساکن اور پاکستان دنیائے اسلام کا کوئی فرد اختیار کئے ہوئے ہو اور قرآن واحادیث اور اقوال ائمہ وملتِ اسلامیہ کا اجماع بھی ان پر واضح ہو تو وہ کیوں دین وایمان، اسلام وقرآن سے ہاتھ دھو کر ابلیس یا ابوجہل جیسا کافر ہو کر جہنم کا ایندھن بنے؟

ع سوچ لو اے اہل دل سوچ لو

مخلوق میں کوئی طاقت وکمال کسی کا اپنا نہیں بلکہ معطی مطلق حاکم برحق، خالق چہاردہ طبق، اللہ وحدہ لاشریک کا عطیہ ہے۔ ایسا نفیس و پاکیزہ عقیدہ رکھنے والے مسلمان کو صرف ندائے 'یارسول اللہ' وپکار کی آڑ میں کافر ومشرک بنانا۔ جبکہ وہ منادی کو غیب دان ذاتی، سامع، مستقل اور مستغنی عن اللہ اعتقاد نہ کرے نہ اس میں حقیقی، ذاتی، مستقل، دائمی، کمال جانے، کیوں کافر و مشرک بنے۔

اور ایسے غیر شرکیہ بلکہ پاکیزہ عقائد کے تحت ندا کی وجہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کو مورد عتاب ٹھہرانا اور انہیں خداداد صفات وکمال سے محروم سمجھنا اور بتوں کی طرح جماد و بے جان پتھر فرض کر لینا، محبتِ خداوندی سے انکار اور شریعتِ مصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مذاق ہے اور ان مقربان بارگاہِ حسن وناز کی کھلم کھلا گستاخی وبےادبی!

بلکہ بالفرض کوئی جاہل، احمق ان حضرات میں علم غیب علی درجہ الاستقلال اور سماع بغیر احتیاج الی اللہ فرض کر لے تو اس میں ان مقدس و خدا پرست، خدا رسیدہ ہستیوں کا کیا قصور! کہ بغیر سوچے سمجھے لال پیلا ہو کر سارا نزلہ ان پر گرا دیا جائے اور زباں کی کبیدگیوں اور قلم کی دریدہ نوک سے ان محبوبانِ الٰہی کو مجروح یا مذبوح کیا جائے۔

کیا یہی ہے حفظ مراتب کیا یہی ہے دانشمندی

فکر ونظر کی دنیا میں انصاف کا طالب!

فقیر السعیدی القادری عفی عنہ

تـــــمـــــت بـــالـــــخـــــیـــــر